ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ رب العالمین کہ این رسالہ نفیس مقالہ مشتمل بر قصائد نعتیہ و غزلیات مدحیہ مسمی بہ

مجموعۂ نغز الضیا

از اہتمام عاجز عزیز الرحمن حسب فرمایش والا مناقب حاجی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ الوہاب

در مطبع محمدی واقع کانپور [illegible] مطبوع گردید ۱۳۱۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۵ بعد اسکے اسعدک اللہ تعالی فی الدارین سبب تالیف اس نسخہ قصاید النبوی کا یہ تھا کہ جب مولود شریف کو شائقان ہدایت نصیب اور عاشقان لقاے حبیب پڑھتے و سنتے اور خواہش کرتی تھے تب بعض حضار محفل مین سے قصائد فارسی اور ہندی کے سننے سے خوش ہوتے تھے اسلیئے کہ مولود اپنی خاص زبان عربی مین مذکور کیا گیا ہے لیکن اسکے معنون کے سمجھنے مین بہت سے لوگ ناخواندہ ناچار ہوکر ایسا جانتے تھے کہ اگر صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہندی زبان مین پڑہی جاوی تو بخوبی سمجھین اس سبب سے اس عاصی شیخ لعل عرف شیخ اسمٰعیل ابن حاجی غلام حسین مرحوم ساکن احمد نگر متخلص حافظ نے چند قصائد نو طرز اپنی ایجاد کے تصنیف کرکے اور چند قصائد بعضے رفیق اور دوستان شفیق کے ایجاد کیے ہوؤن کو بھی مندرج کیا اور نام اس کتاب کا مجموعہ نجم الضیا رکھا شائقین اور ناظرین کی خدمت مین التماس یہ ہے کہ سہو و خطا پر چشم عطا فرما کر مصنف کو دعائے خیر سے یاد فرماوین آمین ثم آمین

اے محبو صدق دل سے صبح و شام

بھیجو حضرت پر درود اور سلام

قصیدۂ صوفی

بزم میلاد محمد مین جو شامل ہوگا — ہے یقین مجکو کہ وہ خلد مین داخل ہوگا
گل رخسار محمد کا اگر ہوگا ذکر — باغ مین صل علی شور عنادل ہوگا
ہر لب زخم سے نکلیگا درود اور سلام — آپکی تیغ محبت کا جو گھائل ہوگا
مین یہ سمجھونگا کہ آنکھین یہی ہوئی تھین پیدا — جب مدینہ مری آنکھون کی مقابل ہوگا
جبکہ روضے کے درختونکے تلے بیٹھون گا — غنچہ کی طرح شگفتہ یہ مرا دل ہوگا
ہاے کس دن مجھے روضہ کی زیارت ہوگی — کیون خدا میرا ابھی مقصد کبھی حاصل ہوگا
دل تو صد چاک ہوا ہوگا کتانکی صورت — جسنے دیکھا ہا تجھے اے ماہ شمائل ہوگا
بنکے اکسیر بنادے گا بدن کو سونا — آتش عشق سے کشتہ جو میرا دل ہوگا
دل کو اوسوقت قرار آئیگا میرے صوفی — جب مدینہ مری آنکھون کے مقابل ہوگا

قصیدۂ فیض

الٰہی اپنے نبی کا مجھے مزار دکھا — حریم کعبہ کا اپنے مجھے حصار دکھا
نگاہ رکھیو تو مجھے ای خدا گناہون سے — الٰہی مجکو گناہون کا تو نہ بار دکھا
الٰہی مجکو بچانا تو شرک و بدعت سے — نہ راہ مجکو ضلالت کی زینہار دکھا
الٰہی تجھسے دعا ہے یہی مری ہر دم — کہ مجکو شہر مدینہ بھی ایکبار دکھا
یہی مین کہتا ہون تجھسے مری خداوندا — کہ فاسقونکا نہ تو مجکو کاروبار دکھا
بچانا میرے تئین حق تو کار شیطان سے — نہ راہ مجکو تو شیطان کی خار دار دکھا
بچانا مجکو خدا کبر اور تکبر سے — بہت تو میرے تئین عجز و انکسار دکھا
الٰہی سخت گرفتار ہون گناہون مین — نہ راہ مجکو بدون کی تو زینہار دکھا
الٰہی مجھپہ سدا اپنی رکھیو نگاہ کرم — تو مجکو راہ محمد کی استوار دکھا

الٰہی عشقِ مجازی سے تو رہا کیجو
مجھے تو شوقِ حقیقی کی اب بہار دکھا

الٰہی بخشدے توفیق کی خطاؤن کو
جمالِ احمدِ مختارِ باوقار دکھا

قصیدہ لمولفہ

بندہ ہون ترا تو ہے مرا باری تعالےٰ
تو نے مجھے نابود سے ہستی مین نکالا

پہر بعد ازان لطف سے تو نے مجھے خالق
بخشا ہے غلامی مین محمد صلعم کا حوالا

احسان بھی کتنا ہے عنایات بھی کتنی
تا مرگ ہر اک کار سے تو نے ہی سنبھالا

ہر چند شیاطین تھے فتنے مین مدخل
الغرض سبھی خالق کو مین نے ٹالا

بس مجکو یہی درد یہی شوق ہے دل سے
جپتا ہون شب و روز تری نام کا مالا

جسوقت سے پیدا ہوئی دنیا مین پیمبر
اوسوقت سے کیا دین کا روشن ہے اوجالا

حضرت کا قد و قامت و چہرے کی سجاوٹ
گویا اُنھین سانچے مین تھا اللہ نے ڈھالا

کیا نعت لکھے سید کونین کی اے دل
اے صلِّ علےٰ آپکی کیا شان ہے والا

صد حیف ذرا بھی نہ اطاعت کری تو نے
کس لطف سے حافظ تجھے اللہ نے پالا

قصیدۂ بندہ

ای شرفِ رسل کوئی نہین یار ہمارا
ہو آپ سوا کون مددگار ہمارا

محشر مین اگر پوچھے تو اے شافعِ محشر
کہدینا کہ یہ زمرہ ہے حقدار ہمارا

رہنا تمھین محشر مین خریدار ہمارے
نیلام ہے ہوتا سر بازار ہمارا

ہم عاصیون کے آپ مسیحا ہو محمد صلعم
پوشیدہ نہین آپ سے آزار ہمارا

اور دن سانجا تو ہمین ای صدر دو عالم
ہم وہ ہین کہ ہے تم سے سروکار ہمارا

خلقت ہوئی یوسف کی خریدار تو حق تعالیٰ
حضرت کی سبب سے ہو خریدار ہمارا

پوچھے گا خدا ہم سے تو ہم کہہ نہ سکینگے
کہدینا محمد تمھین اظہار ہمارا

ہان فخرِ جہان منزلِ اول سے یہانتک
بدلے نہ کوئی قافلہ سالار ہمارا

ہو لے سے بھی گر ہمکو کرو یاد کبھی آپ — ہو جاے گا دیدار مین سب کار ہمارا
فرماؤ تو محشر مین پکارے پھرے ہر سو — تھکتا نہین بخشانے کو سردار ہمارا
از بسکہ تمنا ہے کہ اے خواجہ کونین — فرماؤ کہ یہ بندہ ہے بیکار ہمارا

قصیدہ مؤلفہ

دل مرا نعت محمدؐ سے جو پر نور ہوا — مغز خوشبو سے معطر ہوا معمور ہوا
واصف سید کونین ہون اسی بہانے مین — آج سے مین بھی غلامان مین مشہور ہوا
صدق دل سے کوئی اکبار بھی بھیجے جو درود — حق نے فرمایا ہے وہ حشر مین مغفور ہوا
یارو قرآن مین کیا کیا ہے ثنائے احمدؐ — منکر دین بھی سنکے یہ مجبور ہوا
شکر اللہ کا کیا قسمت عالی ہے مری — مکر شیطان لعین سے مین بہت دور ہوا
مین تو مایوس نہین ہون تری در سے خالق — دل مرا تیری عنایات سے مسرور ہوا
باغ یثرب کا ہون بلبل مین بنام حافظ — مدحت پاک ہی لکھنا مجھے منظور ہوا

قصیدہ مضطرب

ہوئے دین و دنیا کے مختار پیدا — جمیع انبیاؤن کے سردار پیدا
مریضان عصیان شفا پا گئے ہین — ہوئے ہین یہ شافع گنہگار پیدا
گیا یک بیک کفر کا سب اندھیرا — ہوئے فخر عالم جو اکبار پیدا
ملایک بھی کہتے ہین صل علیٰ یہ — ہوا چہرہ احمدؐ کا انوار پیدا
تمامی بتان سر کے اوندھے گرے تھے — ہوا کعبۃ اللہ کا سردار پیدا
ہوا اے مومنو مژدہ سبکو مبارک — ہوئے اپنے حضرتؐ نمودار پیدا
ہے گفتار یہ کین احمدؐ کے ہر ایک — ہوا دین احمدؐ کا بازار پیدا
اے مضطرب عصیان کا کرندیشہ — ہوئے اپنے شافی بیمار پیدا

قصیدہ عبد

یا رب تو کر ہمکو عطا صدقہ رسول اللہ کا
ہر وقت بس اپنی رضا صدقہ رسول اللہ کا

دنیا سے جب ہووے سفر سینہ مین دم ہو آنکر
اوس وقت ہین کلمہ پڑہا صدقہ رسول اللہ کا

جب قبر مین جا کر دہرین کر کے دفن ہم سب یہان
ہو قبر مین نور و ضیا صدقہ رسول اللہ کا

ہمسے نکیرین آنکر پوچہین تو تو آسان کر
ہمکو جواب اُسکا بتا صدقہ رسول اللہ کا

جب نامہ اعمال دیوین حشر مین تو ربنا
ہو ہاتھ سیدہی مین عطا صدقہ رسول اللہ کا

نیکی بدی میزان مین تولے تو اوس دم یا خدا
دے پلۂ نیکی جُھکا صدقہ رسول اللہ کا

اس عبد عاصی کو ترے رکہہ مدح خوانِ مصطفیٰ
رکہہ مدح خوان مصطفےٰ صدقہ رسول اللہ کا

قصیدہ لمؤلفہ

مرتبہ سب سے نرالا ہے رسول اللہ کا
دو جہان مین بس اوجالا ہی رسول اللہ کا

ظاہرا بندہ ہی باطن مین خدا جانے ہی کیا
بسکہ خواہان حقتعالیٰ ہے رسول اللہ کا

روز و شب ہی نام اقدس کا وظیفہ دوستو
یہ دُرِ شہوار بالا ہے رسول اللہ کا

شربتِ شوقِ لقا کا رات دن ہون منتظر
ہاتھ مین میرے پیالہ ہے رسول اللہ کا

ہجرت شاہ امم سے دیکہیے دلمین میرے
یہ عوض ہو نیکے چھالا ہے رسول اللہ کا

حشر مین بھی گور مین بھی پلۂ میزان مین
جا بجا مجھکو حوالا ہے رسول اللہ کا

واصف احمد ہون میرے واسطے دن حشر کے
بس شفاعت کا دوشالہ ہے رسول اللہ کا

کیا رقم حافظ کرے نعت و ثنا اوس شاہ کی
مرتبہ بالا دو بالا ہے رسول اللہ کا

قصیدۂ بندہ

جدائی کا پردہ اُٹھا دے خدا یا
محمد سے ہمکو ملا دی خدا یا

ان آنکھون سے ہم کسکی صورت کو دیکھین
محمد کی صورت دکھا دی خدا یا

صدا ایسی کانون سے کسکی سُنین ہم
صدا اُنکی ہمکو سُنا دے خدا یا

یہ سر تیرے سجدے کے قابل نہین ہی
اِسے پشتِ پا پر رکھا دے خدا یا

یہ دل گر محمد کے لائق نہین ہے
کسیکا تو ہو کر جلا دے خدا یا

سنے ہین محمدؐ سے دوری بھلی ہے
ز راہ کرم کچھہ بتادے خدایا

اوٹھالے دو عالم کے در پر سے ہمکو
محمدؐ کے در پر بٹھادے خدایا

محمدؐ اگر ہمسے روٹھے ہوسے ہین
منادے منادے منادی خدایا

محمدؐ محمدؐ پکار رہین
دو عالم کو دل سے بھلادے خدایا

خدایا خدایا خدایا خدایا
ملادے ملادے ملادی خدایا

جدا رکھہ نہ بندے کو خواجہ سے اوسکے
جدائی کا پردہ اوٹھادے خدایا

قصیدۂ بندۂ رحمن

حجاب دوئی اب اوٹھادے خدایا
محمدؐ کا چہرہ بتادے خدایا

جناب پیمبر کی دیکھون تجلّی
وہ آنکھون ہین میرے جلادے خدایا

جو دیکھون نہین ہیگی دید حقیقت
مگر فضل سے تو دکھادے خدایا

نہین اب ہے تاب فراق پیمبر
شتابی سے مجکو ملادے خدایا

محمدؐ محمدؐ کے کلمہ کا سانچا
مرے نقش دل پر کھدادے خدایا

مجھے شربت وصل دیدار سرور
مزہ با مزہ تو چکھادے خدایا

میرے آئینہ قلب کو باصفائی
بنور محمدؐ ضیا دے خدایا

ہے گم کردہ راہ باطن میرا دل غ
اوسے راستے پر لگادے خدایا

بڑی اوسکی قسمت جو دیکھے مدینہ
مجھے بھی شتابی دکھادے خدایا

مدینہ کو پہونچونگا فضل و کرم سے
وہان کا مجاور بنادے خدایا

کہا شان ہین جسکی لولاک تونے
قدم پاس اوسکے جگہہ دے خدایا

مین ہون بندہ رحمن بحق محمدؐ
مرے دل کا مقصد دلادے خدایا

قصیدۂ بندہ

یانبی ہم کہان جائین فرمائیے
بیکسی کسکو بتلائین فرمائیے

روے والا ہے اس منھ کو اب ڈھانپ لین — ہم یہ منھ کسکو دکھلائین فرمائیے
شرم آتی ہے اب اپنے افعال سے — ہم نہ کس کس سے شرمائین فرمائیے
ہر نفس دل سے کہتا تھا جا ڈھونڈھ لا — آپکو کس سے ڈھونڈھوائین فرمائیے
آتشِ غم سے جلتا ہے دل واے غم — کیونکہ اس دلکو جلوائین فرمائیے
اپنے معبود کو اپنا ہی جان کر — کب تک اپنے کو بہلائین فرمائیے
جب نہو کوئی خواجہ بجز انکے تو — بندے ہم کسکے کہلائین فرمائیے

قصیدۂ ادب

واللہ خاک پائے محمد جو پائین ہم — سرمے کے بدلے آنکھونمین اوسکو لگائین ہم
دوزخ کی آگ اپنے پہ کیونکر نہو حرام — گر فرقتِ جناب مین جی کو جلائین ہم
سایہ ہمارے سر پہ جو نعلین کا رہے — خواہش ہما کی صفحۂ دل سے مٹائین ہم
سودا ہوا ہے زلفِ پریشان کا سر بسر — ٹکڑے ہی بس اپنے سر کے نہ کیونکر اوڑائین ہم
اس منھ سے گر بیان ہون اخلاق آپ کے — کس وجہ سے غلام تمہارے کہائین ہم
اچھے ہین یا برے ہین مگر ہین حضور کے — رحمت کے در کو چھوڑ کے کس در پہ جائین ہم
کلمہ جبین پہ ہو خطِ تقدیر کے عوض — اس شکل سے خدا کے تئین منھ دکھائین ہم
گر یاد ہو مدینۂ اطہر ہین یا نبی — یہ آرزو ہے سر سے وہان چلکے آئین ہم
ہووے اگرچہ بے ادبی پر ادب کی ساتھ — توصیفِ پاک مین تو زبانکو ہلائین ہم

ایضاً

در رحمت کے سوا کب ہی ٹھکانا اپنا — وہی دہلیز مبارک ہے سرہانا اپنا
شمع وحدت سے مرے دلکو منور کیجیے — تاکہ سمجھون مین بیگانونکو یگانا اپنا
وقتِ آخر مین قیامت مین خدارا حضرت — بدلے یٰسٓ کے بس کلمہ پڑہانا اپنا
قبر مین آئین جو پرسش کو نکیر و منکر — نام اطہر مجھے فی الفور سکہانا اپنا

آپکی یاد مین مشغول ہو ہر ساعت دل — تاکہ ہر وجہ سے سیکھون مین بہلانا اپنا
حشر کے دن یہ گنہگار کی بھی یاد رہے — جبکہ بخشش کے لیے ہوویگا آنا اپنا
حسن دیدار کے قابل ہین آنکھین اپنی — تمکو قرآن کی قسم رخ نہ پہرانا اپنا
دل کے آئینہ مین دیکھون مین جمال والا — میرے سینہ پہ کبھی ہاتھ پھیرانا اپنا
حال روشن ہے ادب کا حجاب قدسی — کس لیے عرض کرون سر سے فسانا اپنا

قصیدۂ سخن

ورد جسنے کیا درود شریف — اوسکو جامی ملا درود شریف
مرتبہ کیا قسم ہو صلِ علیٰ — عرش پر ہے لکھا درود شریف
اوس کا بیشک مقام جنت ہے — جسنے دل سے پڑہا درود شریف
روزِ محشر مین جب پڑے صدمہ — اوسکا والی ہوا درود شریف
ورد بہتر ہے اسکا شام و صبح — دی نبی نے بتا درود شریف
عاصیون کے لیے یہی بس ہے — درد دل کی دوا درود شریف
رحمتِ کلیہ محمد ﷺ پر — بھیجا رب العلا درود شریف
ہمکو پڑھنا یہ فرضِ عین ہوا — دل کو بخشے جلا درود شریف
سب ملک نے بروح پاک نبی — اپنے دل سے پڑہا درود شریف
مغفرت پر نظر ہماری ہے — آسرا حشر کا درود شریف
حشر مین یا گور کے اندھیرے مین — اپنا حافظ رہا درود شریف
ہے یہ اعجازِ عیسوی واللہ — رکھہ قسم کی جیا درود شریف
یہی دستور چاہیے ہمکو — جو سخن نے کہا درود شریف

قصیدہ لمؤلفہ

یا شفیع الورا السلام علیک — شافع دو سرا السلام علیک

خاتم الانبیاء رسول امم — آپ ہو بے شبہ سلام علیک
یا نبی آپ کو خدا نے کیا — فخرِ شاہ و گدا سلام علیک
نور سے تیرے سب ہوئی پیدا — اے رخِ والضحیٰ سلام علیک
ہر نبی سے ہے لاکھوں درجہ سوا — آپ کا مرتبہ سلام علیک
آپ سے سب جہان ہو روشن — اے حبیبِ خدا سلام علیک
زیرِ فرمان ہیں سب آسمان و زمین — آپ ہی کے شہا سلام علیک
بخشوانا بروزِ حشر ہمیں — ہے یہی التجا سلام علیک
قبر کے رنج و غم سے شاہِ امم — ہمکو لینا بچا سلام علیک
کس سے یا شاہ آپکی ہو رقم — نعتِ بے انتہا سلام علیک
وقتِ مشکل کے کون لیوے خبر — آپکے ماسوا سلام علیک
ساتھ محشر میں رکھیو حافظ کو — اے میرے پیشوا سلام علیک

قصیدہ نعتیہ

آرہے ہیں باچشمِ گریان دیکھیے — یا نبی سوئے غریبان دیکھیے
ہم ندامت سے ہوے ہیں ناتوان — بڑھ گیا ہے بحرِ عصیان دیکھیے
مبتلائے دردِ عصیان ہیں غریب — اے دواے دردمندان دیکھیے
دلمیں اب آنے نپاوے کوئی غیر — خانۂ حق کے نگہبان دیکھیے
مور کو نسبت سلیمان سے ہکوئی — اے غریبوں کے سلیمان دیکھیے
حکمِ حق ہمسے ادا ہوتا نہیں — ہم ہوں ناحق پشیمان دیکھیے
ہو مبادا دل کو فرقت سے گزند — ہو نجاوے سینہ بریان دیکھیے
کفر اور اسلام سے ہم پاک ہیں — جانِ جانان ایمان دیکھیے
ظلمتِ عصیاں سے ہم پابند ہیں — اک نظر اے نورِ رحمان دیکھیے

کمترین بندۂ خواجۂ جہان کر — آئے ہین ہم چشم گریان دیکھیے

قصیدہ لمؤلفہ

محمد پیشوائے انس و جان ہے — محمد مالک کون و مکان ہے
محمد واقف سرّ نہان ہے — محمد باعث ہر این و آن ہے
محمد سا ہوا پیدا نہو گا — محمد خاتم پیغمبران ہے
محمد ہے بجا ختم رسالت — محمد دین و ایمان کا نشان ہے
زمین و آسمان سب ہے اونھین کا — اونھین کے واسطے کون و مکان ہے
نہین ممکن ثنائے احمد پاک — اگر آتی ہمین سو سو زبان ہے
تعالی اللہ عجب ہے شان اوسکی — فرشتہ جسکے در کا پاسبان ہے
عجب ہے شان شاہ انبیا کی — کہ جسکی نعت مین قاصر زبان ہے
الٰہی بخشدے حافظ کو اپنے — ترے محبوب کا یہ مدح خوان ہے

قصیدہ بندہ

ہوئی جب ذات والا مصطفےٰ کی — فراہم ہو گئی قدرت خدا کی
خدا نے جبکہ لایق اونکو پایا — خدائی کی اونہون پر ابتدا کی
نبوت جبکہ سب نبیون نے پائی — اونھون نے ذات پائی کبریا کی
محمد کو نبی جانو تو جانو — مگر معنی مین روح الانبیا کی ہو
اونھین اللہ جانے کون ہین وہ — خبر ہے آشنا کو آشنا کی
ظہور ذات اعلیٰ کے سبب سے — حقیقت کھل گئی قالُوا بلےٰ کی
خدا مشتاق تھا جو وقت معراج — وہان حاجت کہان تھی پیشوا کی
نواسون کو کٹایا بہر امت — محمد نے کرم کی انتہا کی
کیا کون و مکان ارض و سما کیا — برکت سے ولے خیر الورا کی

جو چاہے سو کرے بندہ کے حق مین
خوشی اوس خواجۂ ہر دو سرا کی

قصیدہ سُنّی

آنکھون سے اپنی پردۂ غفلت اوٹھائیے
ہر شے مین نورِ پاک محمدؐ کو پائیے

جس دل مین یادِ حق نہو اوسکو جلائیے
پہر اُسکا نام اپنی زبان پر نلائیے

دنیا مین میری عزت و حرمت سے زیست ہو
عقبیٰ مین جلد کو مجھے ہمرہ لیجائیے

جو دل کہ سوزِ عشقِ نبیؐ سے جلا رہے
لازم ہے اوسکو آنکھونکا سرمہ بنائیے

تاثیرِ نفسِ عیسیٰؑ ہے یادِ نبیؐ کے بیچ
اس مردہ دل کو یادِ نبیؐ سے جلائیے

کیسا وسیلہ اپنا محمدؐ ہے مومنو
پہر اوسکو چہوڑ دل کہو کس سے لگائیے

لغزش نہو گی مکر سے شیطان کے کبھی
گر راہِ مصطفیٰؐ مین قدم کو جمائیے

الفت جہان کے کام سے اکبار توڑ کر
لازم ہے اپنے دلکو نبیؐ سے لگائیے

حامی ہے اپنا روزِ قیامت مین مصطفیٰؐ
محشر کا تم اے مومنو کچھہ غم نکھائیے

حامیؔ ہو اشفیع ہوا مہربان ہوا
ایسا وسیلہ چہوڑ کے کسکو سرہائیے

یا مصطفیٰؐ طفیلِ صحابہؓ و آلہؓ
جو جو کہ حاجتین ہین مری بر لے آئیے

ہون تشنہ لب ازل کا مین یا مصطفیٰؐ بفضل
جنت مین مجکو ساغرِ کوثر پلائیے

امید مغفرت کی مین رکہتا ہون یا نبیؐ
ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بہلائیے

جب تک کہ میری نسل ہو دنیا مین یا نبیؐ
یہ نعمتین بفضلِ خدا سب دلائیے

علم و بزرگی دولت و راحت جیے تلک
دنیا سے وقتِ مرگ بایمان اوٹھائیے

اور جو کہ صاحبانِ جماعت ہین یا نبیؐ
تا زندگی تمام کو اک دل بنائیے

دنیا مین اونکو راحت و عزت نصیب ہو
محشر مین زیرِ سایۂ دامان بٹھائیے

جو کچھہ اُنہون نے وعدہ کیا ہے بقسمیہ
للہ اونکا آپ وہ وعدہ نبھائیے

یا مصطفیٰؐ انجمنِ یہ جماعت ہے آپ کی
محشر مین مہربانی سے اوسکو بلائیے

بعد از طوافِ کعبہ کہیں جا نہ جائیے	ہان جائیے تو روضۂ احمد کو جائیے
اے سُنّی یہ ضرور رہے ہمکو جیتے تلک	جز یادِ مصطفےٰ نہ زبان کو ہلائیے

قصیدہ حیدر علی

واصلِ رحمان ہو صلّ علیٰ یا نبی	معدنِ ارکان ہو صلّ علیٰ یا نبی
حامیِ دورای ہو صلّ علیٰ یا نبی	خوبیِ برہان ہو صلّ علیٰ یا نبی
خالقِ دیوان ہو صلّ علیٰ یا نبی	دافعِ کفران ہو صلّ علیٰ یا نبی
زینتِ عرشِ برین شوکتِ مسند نشین	منبعِ ذیشان ہو صلّ علیٰ یا نبی
واقفِ سرّ خدا اختتام الانبیا	معنیِ قرآن ہو صلّ علیٰ یا نبی
شافعِ روزِ جزا مالکِ ہر دوسرا	مشکلین آسان ہو صلّ علیٰ یا نبی
کمترین عاصی غریب بندہ حیدر علی	حشر مین آمان ہو صلّ علیٰ یا نبی

قصیدہ لمؤلفہ

دل عشقِ نبی مین ہے گرفتار ہمارا	اچھا نہ کبھی ہووے گا آزار ہمارا
للہ کوئی اوس درِ دولت سے ملا دے	ہے ہند سے دل اندنون بیزار ہمارا
جنت کو تصدق کرون یثرب پہ سو بار	دل فخرِ دو عالم پہ ہے بلہار ہمارا
موسیٰ جو چڑھے طور پہ گر کر ہوئی بیہوش	پونہچا ہے کہان احمدِ مختار ہمارا
جس جا پہ نہ تھا حقکے سوا دخل کسی کا	وان جاکے پھر آیا شہِ ابرار ہمارا
ہین جتنے نبی سارے ہین محتاج اوسکے	دیکھو تو ہے کس شان کا سردار ہمارا
ہم آپکے خادم ہین ہمین غیر سے کیا کام	اے شرفِ رسل آپسے ہے کار ہمارا
ایک ایک پہ تصدق کرون سو جان اگر ہون	یون گرم ہے اب عشق کا بازار ہمارا
فرقت سے شہنشاہِ دو عالم کی ہمیشہ	صد چاک ہوا ہے دلِ افگار ہمارا
سن پایا جو ہے قبر مین ہوتی ہے زیارت	کب سے دلِ مشتاق ہے بیدار ہمارا

جو عاشق احمد ہین وہی جانے ہین لاریب
حافظ یہ نہ سمجھو کہ مرض اور ہی کچھ ہے

ہے شہد سے میٹھا ہر اک اشعار ہمارا
دل عشق نبی مین ہے گرفتار ہمارا

قصیدۂ بندہ

محمد ملین گر تو کیا کیا کرین ہم — خدا کی قسم اک تماشا کرین ہم
کبھی اونکی کاکل کو سنبل سمجھ لین — کبھی اون پہ سنبل کو صدقا کرین ہم
کبھی طاق ابرو کو گھر جانین اونکا — کبھی دل مین کچھ پا کے سجدا کرین ہم
کبھی چشم والا پہ چشمون کو وارین — کبھی ہو کے نادیدہ دیکھا کرین ہم
کبھی اونکے گالونکو کہدین یہ گل ہین — کبھی با ادب ہو کے توبہ کرین ہم
مثال آئینہ کے اگر رخ دکھاوین — تو پہر آئینہ پارہ پارہ کرین ہم
پہرو سا اگر اپنے خواجہ کا پاوین — غرض بندے کیا جانین کیا کیا کرین ہم

قصیدہ لمؤلفہ

ہو مرسلو نمین افضل نبی تم صلی اللہ علیک وسلم
وصف مین تمہاری کس سے ادا ہو جبکہ ثنا خوان جل علیٰ ہو
ایسے نبی ہو افضل و اعلیٰ رتبہ ہے برتر ہر ایک سے بالا
عرش بریں پہ جسم گئے ہو اور سیر جا کی ہو
تم پہ خدا نے قرآن اوتارا اسم محمد کہکے پکارا
ہے رتبہ تم سا پہر کس نے پایا مداح خالق جسکا کہایا
مشکل کشا ہو مین تمکو جانا نزع مین مجکو کلمہ پڑہانا
آوے قضا جب حق کی رضا سے نکلے مری جان کلمہ ادا کر
وقت مصیبت ہے تمہاری کیونہ پکارے یہ انکساری
حافظ ثنا خوان یہ آپکا ہی خواہان فقط آپکی نگاہ ہی

تم سا ہوا نہ کوئی معظم صلی اللہ علیک وسلم
ایسا وسیلہ ہے پہر ہو کیا غم صلی اللہ علیک وسلم
ہو بانی تم سب سے اکرم صلی اللہ علیک وسلم
تم سا نہ کوئی خلق کا ہے محرم صلی اللہ علیک وسلم
رتبہ ہے ایسا کس کا معظم صلی اللہ علیک وسلم
آپہی ہو شاہا باعث آدم صلی اللہ علیک وسلم
جان کندنی کا وقت ہے سید ہم صلی اللہ علیک وسلم
اتنی مدد ہو یا شاہ و سید ہم صلی اللہ علیک وسلم
یا مصطفیٰ آپ کیجیے ترحم صلی اللہ علیک وسلم
خوف قیامت سے بس ہی ہے غم صلی اللہ علیک وسلم

قصیدۂ عبد

لو رسول خدا ہوئے پیدا
لو حبیب خدا ہوئے پیدا

ظلمت کفر اب جہان سے اوٹھی
واہ بدر الدجے ہوئے پیدا

مجرمونکی قوی ہوئی امید
کہ شفیع الوری ہوئے پیدا

سب خوشی سے چلین گے جنت کو
اپنے اب پیشوا ہوئے پیدا

خالق خلق بخشدیگا یقین
فیض شاہ و گدا ہوئے پیدا

خوف کیا آفتاب محشر کا
سایۂ کبریا ہوئے پیدا

اب جہان پاک ہو گیا سارا
ازکی الازکیا ہوئے پیدا

عاصیونکی نہ کیون دعا ہو قبول
کہ مجیب الدعا ہوئے پیدا

عبد ہوگی یقین ہے مشکل حل
کیونکہ مشکل کشا ہوئے پیدا

قصیدۂ بندہ

دم وصف محمد مین نکل جائے تو اچھا
منکا بھی اسی ذکر مین ڈھل جائے تو اچھا

حضرت کا تصور ہے مرے دل مین خدایا
لڑکا ہی کسی رو سے بہل جائے تو اچھا

دیدار نبی جسکی نہ قسمت مین ہو یارو
آنکھین کوئی ویسے کی کچل جائے تو اچھا

جس دل مین تمناے مدینہ نہ ہو یارو
اُس دل کو جنون ہوکے وہ جلجائے تو اچھا

رکھدیتے ہین سو دل کو مدینہ کے سر راہ
پانؤن تلے کوئی اُسکو مسلجائے تو اچھا

جو سر نہ ہو اُس صدر کی دہلیز کی قابل
وہ بار گران ہے کہین ٹل جائے تو اچھا

جو دم کہ گزرنے کا نہ ہو وصف نبی مین
کانٹا ہی جو دم تن سے نکل جائے تو اچھا

جو شمع منور نہ ہو اُس بزم مین یارب
وہ آتش غیرت سے پگھلجائے تو اچھا

آتش ہے اگر عشق محمد تو اسی سے
دل اس مین ہمارا ابھی جل جائے تو اچھا

بندہ کے لیے کب ذکر خواجہ بہت ہے
منکا بھی اسی ذکر مین ڈھل جائے تو اچھا

قصیدۂ عبد

یارو مجھے وسیلہ ہے پیرانِ پیر کا / قبضہ ہے دو جہان مین مرے دستگیر کا
کیا وصف ہو سکے کسی انسان سے ادا / ہے وہ نواسا خاص بشیر و نذیر کا
جسکا قدم لیا ہے ہر اک اولیا قبول / پھر کون دو جہان مین ہے اونکی نظیر کا
محبوبِ حق پیارے رسولِ کریم کے / قوت وہ ہر ایک صغیر و کبیر کا
کیا رتبۂ عظیم خدا نے کیا عطا / مختار کر دیا اوسے قدرت قدیر کا
کیا خوف اُسکو ہیگا قیامت کے روز کا / جو ہے مرید حضرتِ پیرانِ پیر کا
واللہ وہ بہشت مین جائے گا بالضرور / صدقے جو دل سے ہو گیا پیران پیر کا
جسکو ذرا بھی کینہ ہو اوس ذاتِ پاک سے / دوزخ مین حال ہووےگا بد اوس شریر کا
یا پیر ایسا عبد کو لِلّٰہ کر غنی / محتاج تا نہووے امیر و وزیر کا

قصیدہ لمؤلفہ

گر مدینہ سے پھرون مین تو نوشتہ لیلو / دل مغموم سے چاہو تو مچلکہ لے لو
سر بھی گر تن سے جدا ہو تو نہ ہرگز مین ہلون / یا رسولِ عربی حق کا حوالہ لے لو
یہین مر جاؤنگا یہ ہند مین جانیکا نہین / خانۂ دل کا جو چاہو تو قبالہ لے لو
مجرمو یان سے تو آخر کو نکلنا ہے ضرور / احمدِ پاک کا چلکر کے سہارا لے لو
زاہدو گرچہ برا ہون تو برا مین ہونگا / تم برا جان کے سب مجھسے کنارا لے لو
تمکو منظور ہے گر زاہدو جنت ملنا / عشقِ احمد کا ذرا ہاتھ مین پیالہ لے لو
لکھتے جاوینگے ثنا شاہ کی چلتے چلتے / اپنے دوات و قلم ہاتھ مین ہمرہ لی لو
فضلِ اللہ سے اب آن تو پونہچے ہو قریب / کون دو کوس ہے اب جلد مدینہ لی لو

عشق ہماری ہی حد ندید ونہ زیادہ حافظ
قوت بشری کے موافق کوئی سوا الی لہ

قصیدۂ بندہ

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
بباطن حبیب خدا ہین محمدؐ

خدا تو خدا ہے وہی نور سے ہے
خدا سے بس اتنے جدا ہین محمدؐ

کیے نور سے اپنے سبکو منوّر
نہایت عموم العطا ہین محمدؐ

ہنو فرق کیونکر مسیحا ہین اونہین
وہ ہین دردمند اور دوا ہین محمدؐ

نہین اونکو کہتے ہین ہم اور ہی سب
اونہین کہتے ہین کچہ سوا ہین محمدؐ

دیے فیض کو فیض رتبہ کو رتبہ
عجب کچھ کریم السخا ہین محمدؐ

تصور ہی پوہنچے تو پوہنچے وہانتک
جہان تک ہماری رسا ہین محمدؐ

عرض کہیے جو کچھ زراہ فضیلت
بجا ہین بجا ہین بجا ہین محمدؐ

مین ناچیز مسکین بندہ ہون اونکا
میرے خواجۂ دوسرا ہین محمدؐ

قصیدۂ مرتضیٰ

میرے دلمین تشریف لاؤ محمدؐ
میرے دلمین تم گھر بناؤ محمدؐ

تمہارا لقب رحمۃ العالمین ہے
چھڑانے کو محشر مین آؤ محمدؐ

قیامت کو دن عرض کرکے خدا سے
گنہ سب میرے بخشواؤ محمدؐ

ڈباتا ہے عصیان کا دریا مرے کو
خدا کے لیے تم تراؤ محمدؐ

مجھے دمبدم نیک توفیق بخشو
میرا دل بدی سے پہراؤ محمدؐ

میرے جرم عصیان کا دفتر کا دفتر
شفقت سے اپنے مٹاؤ محمدؐ

سوا نیزے پر آفتاب آوے جسدم
مجھے دامن اپنا اوڑھاؤ محمدؐ

ازل سے مین امید رکھتا ہون دل مین
مجھے صورت اپنی دکھاؤ محمدؐ

قیامت کے دن ہاتھ سے مرتضیٰ ؓ کے / مجھے آب کوثر پلا دو محمد ﷺ

قصیدہ لمؤلفہ

مرا مائل ہے دل سوئے محمد ﷺ / دکھا دے یا خدا روئے محمد ﷺ
کہاں ہین یا الٰہی وہ کہاں ہین / مجھے آتی ہے خوشبوئے محمد ﷺ
تمنا ہے یہی واللہ میری / الٰہی دیکھ لون روئے محمد ﷺ
کہاں ہے وہ فرشتو مین بشر مین / نرالی ہے عجب خوئے محمد ﷺ
نہین دولت کی ہے کچھ مجھکو پروا / سدا رہتا ہے دل سوئے محمد ﷺ
کہاں ہے مشک مین عنبر مین خوشبو / جو کچھ ہے بوئے گیسوئے محمد ﷺ
نہین ہے ماہِ نو کی کچھ حقیقت / ہے ایسا خوش خم ابروئے محمد ﷺ
کہاں طاقت ہو وہ میری زبان مین / لکھون جو وصفِ بازوئے محمد ﷺ
الٰہی جلد حافظ کو دکھا دے / تو اپنے فضل سے کوئے محمد ﷺ

قصیدہ بنج

ہین تیرے کاکلِ مشکین پہ ختن کو وارون / یار تیری سرخیِ لب پر ہے یمن کو وارون
تیرے دندانِ مبارک کی ملاحت پر سے / صدقے ہیرے کو کرون دُرِّ عدن کو وارون
کوئی صدقہ کے بھی قابل نہین ایجانِ جہان / دہنِ خوش پہ ترے کیسکے دہن کو وارون
تیرے اوس مصحفِ چہرہ پہ محمد میرے / ان کتابون کے بجا ہے جو متن کو وارون
جی مین آتا ہے اکبار گی ای شاہِ شہان / چتر پر سے ترے اس چرخِ کہن کو وارون
تیرے تابندۂ گیسوئے مبارک سر سے / لیکے خورشیدِ منور سے کرن کو وارون
تو وہ گلدستۂ قدرت ہے رسولِ عربی / کم ہے تجھپر سے اگر جانِ چمن کو وارون

شہ عالم پہ تصدق کرون سر کو اپنے
تن والا پہ تصدق کرون تن کو واردن

راہ مین تیری ہی توصیف کہ ایجان جہان
ہے سزاوار اگر روح سخن کو واردن

چاہتا ہے ترا بندہ میرے خواجہ کی حبیب
اس قصیدہ کی زمین پر سے زمن کو واردن

قصیدۂ نثار

پاک نور و ہمین نور رسول خدا واہ صل علی واہ صل علی
خاصی شانون مین شان ہے آپکی کیا واہ صل علی واہ صل علی

جیسے موسیٰ ہین آپکے در کے گدا خضر و الیاس کہتے ہین شوق لقا
ایسے پیارے خدا کے رسول خدا واہ صل علی واہ صل علی

تمہین جسنے بنایا حیات النبی صفت سے ذات ہے انکی ذات النبی
واہ واہ کیا ہے بہتر صفات النبی واہ صل علی واہ صل علی

تم خدا کے پیارے حبیب ہوئے سب رسولون مین حقکے قریب ہوئے
ہمکو ایسے پیمبر نصیب ہوئے واہ صل علی واہ صل علی

جسم آپکا نور الٰہی سے تھا جس کا سایہ زمین پر ذرا نہ گرا
تھا وہ نور تو آنکھونکی پتلیونکا واہ صل علی واہ صل علی

ذکر آپکا کرتے ہین ساتون فلک ذکر آپکا کرتے ہین جن و ملک
جسنے نور کی دیکھی تمہاری جھلک واہ صل علی واہ صل علی

اے عزیزو نثار کی مدح سنو پاک ذات نبی پر درود پڑھو
صلے اللہ علیہ وسلم کہو واہ صل علی واہ صل علی

قصیدۂ بندہ

محمد پہ ایمان لا کر تو دیکھو
محمد کی ہمت کہا کر تو دیکھو

مقدم سمجھتے ہو آدم کو سب سے
ذرا اون سے آنکھیں ملا کر تو دیکھو

اوٹھا بطن ماہی کا یونس سے پردہ
یہاں اپنا پردہ اوٹھا کر تو دیکھو

حمایت کو خواہش ہیں طوفانکی دیکھی
شفاعت کی خواہش جتا کر تو دیکھو

تکے طور کو سر اوٹھا کر بہت سا
یہاں اک نظر سر اوٹھا کر تو دیکھو

رہے محو کلتھان سب اے عزیزو
عرب کی طرف منہ پھرا کر تو دیکھو

بہت پا چکے معنی عیسیٰ قسم کو
اب اُذنی کے معنی کو پا کر تو دیکھو

محمد شفیع الوریٰ ہیں یہیں ہیں
یہاں اور وہاں آزما کر تو دیکھو

غرض بندہ اوس خواجۂ دوسرا کو
تم اپنے ہیں آپہی سا کر تو دیکھو

قصیدہ للمؤلفہ

فخر بشر ہے اپنا پیمبر الحمد للہ الحمد للہ
شاہ رسل ہے شاہونکا افسر الحمد للہ الحمد للہ

پیدا نہی گر اسپنے نہوتے ارض و سما پھر کاہے کو ہوتے
دونوں جہان ہیں اونسے منور الحمد للہ الحمد للہ

اونکا مراتب دیگر ہے یارو اونکا مراتب دیگر ہے یارو
ہے لاکھوں درجہ اونسے ہے برتر الحمد للہ الحمد للہ

تم رب کی ہو اور رب ہی تمہارا دونو جہان ہے آپکا سارا
ہو آپ سب سے بہتر و بہتر الحمد للہ الحمد للہ

شمس الضحیٰ ہو بدر الدجیٰ ہو تم یا محمد نور خدا ہو
کوئی کہاں ہے تم سا پیمبر الحمد للہ الحمد للہ

گلزار جنت گر ایسی حضرت پائی رونق اور زیب و زینت
سارا سبب ہے آپ ہی کا سرور الحمد للہ الحمد للہ

کوئی نہیں ہے ثانی تمہارا لولاک سے ظاہر ہے اشارا
کچھ بھی نہ ہوتا ہوتے نہ تم گر الحمد للہ الحمد للہ

کیا ہی ہے رتبہ احسن تمہارا عرش بریں ہے مسکن تمہارا
کیا مرتبہ ہے اللہ اکبر الحمد للہ الحمد للہ

گمراہ تھے ہم سب کو بلایا آپ ہی رستا سیدھا بتایا
ہے تو ہمارا ہادی و رہبر الحمد للہ الحمد للہ

اے مومنو اب کیا خوف و ڈر ہے روزِ قیامت گل جو اگر ہے
اپنا نبی ہے شافع محشر الحمد للہ الحمد للہ

کوچہ تمہارا مسکن ہمارا کیا خوب ہے گر ہو آشکارا
مجھ کو یقین ہے ہو گا میسر الحمد للہ الحمد للہ

یا مصطفےٰ یہ حافظ بچارا ہے نام لیوا اخادم تمہارا
ہے آپ ہی کے مدحت سے خوشتر الحمد للہ الحمد للہ

قصیدہ سُنی

ہو اکرم یا محمد یا محمد — معظم یا محمد یا محمد
صفِ پیشینیان تم ہو بیشک — مقدم یا محمد یا محمد
کیا خالق نے تم کو دو جہاں میں — مکرم یا محمد یا محمد
تمہارے واسطے حق نے بنائی — دو عالم یا محمد یا محمد
شفاعت اور رحمت ہی تمہیں سے — مسلّم یا محمد یا محمد

تمامی مرسلونمین تم لعزت — ہو اعظم یا محمدؐ یا محمدؐ
تم اپنی یاد مین رکھو مجھے اب — ہر اک دم یا محمدؐ یا محمدؐ
فرو ہوتا ہے یاد پاک سے اب — مرا غم یا محمدؐ یا محمدؐ
جدائی مین تمہاری چشم میری — ہین پرنم یا محمدؐ یا محمدؐ
تمہارے فضل کے خواہان ہین ہم سب — ہر اک دم یا محمدؐ یا محمدؐ
دلِ سُنّی محبت مین تمہارے — ہے محکم یا محمدؐ یا محمدؐ

قصیدہ لمؤلفہ

کریم السخا ہین حیات النبی — حبیبِ خدا ہین حیات النبی
نہ اون سا ہوا ہے نہ ہوگا کبھی — عمیم العطا ہین حیات النبی
نہ کیون عرض ہردم کرین اونسے ہم — مجیب الدعا ہین حیات النبی
رہا حشر کا خوف کیا دوستو — شفیع الورا ہین حیات النبی
نبی سب بجا ہین بجا ہین مگر — شہِ انبیا ہین حیات النبی
نہین انبیاؤنمین ایسا کوئی — سبھون سے سوا ہین حیات النبی
تھین اور ہین یہ نہین اور ہین — رسول خدا ہین حیات النبی
وہ حافظ ہین میرے خدا کی قسم — مرے مدعا ہین حیات النبی

قصیدہ کہنہ

نبی سب بجا ہین بجا ہین — ہمارے نبی اشرف الانبیا ہین
نہ سمجھے کوئی سب سے اول بنا ہون — ہمارے نبی باعث ابتدا ہین
کسی نے کیا نام طوفان سے پیدا — ہمارے نبی محض خیر الورا ہین
کبھی کوئی آتش کو گل کرکے پھولا — ہمارے نبی باغِ شوقِ خدا ہین

کسی کو بزرگی ملی روشنی سے
کسی کو ملی بطن ماہی کی قدرت
کوئی فخر بس تختِ شاہی سے پایا
کسی کو بزرگی ملی روشنی سے
کوئی قسم با ذریٔ خدا پر ہے نازان
غرض کوئی کچھ کوئی کچھہ کوئی ہے
عنایاتِ حق سے ادسی کے ہین بندے

ہمارے نبی صدرِ نورِ ضیا ہین
ہمارے نبی آپ مشکل کشا ہین
ہمارے نبی فخرِ شاہ و گدا ہین
ہمارے نبی جلوۂ کبریا ہین
ہمارے نبی آپ فرمان روا ہین ہو
ہمارے نبی سب سے برتر سرا ہین
ہمارے نبی خواجۂ دوسرا ہین

عقیدۂ سُنّی

ای مومنو ہمارا نبی وہ چراغ ہے
پروا نہین ہے باغِ ارم کی ای مومنو
تکلیف تو اوٹھالی جہانین برای دین
عارف کا دل ہو ست کہ یہ آنکھہ آپ کی
عقبےٰ کا بار چھوڑ کے دل پر اے مومنو
ہرگز نہین تلاش زر و سیم کی مجھے
میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم
ای سُنّی کچھ طلب نہین عطر و گلاب کی

سیپارے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
یادِ نبی کے پہولون سے دل اپنا باغ ہے
صدقے سے مصطفےٰ کے تجھے پھر فراغ ہے
ہر اک شراب نورِ خدا کا ایاغ ہے
دنیا کا بار اوٹھاتا ہے جو وہ الاغ ہے
دیدارِ مصطفےٰ کا مگر اب سراغ ہے
دل کو عذاب حشر سے بھی انفراغ ہے
ذکرِ نبی سے میرا معطر دماغ ہے

عقیدہ لمؤلفہ

کوئی کرتا ہے کسی صاحبِ زر کی تعریف
اس سے مرغوب کوئی کام نہین اور مجھے
جی سے پیاری ہے مجھے روضۂ اقدس کی ثنا
جب تلک زندہ رہون دے یہی توفیق مجھے

مین تو کرتا ہون فقط فخرِ بشر کی تعریف
جب کرون تو رخِ والشمس و قمر کی تعریف
نہین اچھی مجھے لگتی ہے دگر کی تعریف
کہ مین لکھتا ہون ادس رشکِ بدر کی تعریف

کچھ نہیں مال ہے پیش عرق احمد پاک
کیا کرون خاک بیان مشک و عطر کی تعریف

آب زمزم بیان خوش آیا ہے جسکو یارو
کیا کرے وہ کبھو جنت کی نہر کی تعریف

اوسکا کہنا ہے غلط سب اوسے نادان سمجھو
جو کرے کوئی بشر اپنے ہنر کی تعریف

سب یہ اللہ کی ہے یارو عنایت کا طفیل
کیا کرون خاک بیان طبع و فکر کی تعریف

آرزو ہی یہی دل کو مرے اللہ کی قسم
کہ لکھون احمد مختار کے در کی تعریف

اوسکو مقبول کرا اے رب مرا ز بہر نبی
کی یہ حافظ نے جو کچھ نجم بشر کی تعریف

قصیدۂ بندہ

الٰہی پردۂ غفلت اوٹھاویگا تو کیا ہوگا
محمد کی ہمین صورت دکھاویگا تو کیا ہوگا

بحق منبع رحمت اگر دریائے رحمت مین
مری اس کشتی دل کو ڈباویگا تو کیا ہوگا

الٰہی تو نے جب ہمکو گدا اپنا بنایا ہے
در والا سے کچھ دولت دکھاویگا تو کیا ہوگا

الٰہی گر محمد کو یہ صورت خوش نہین آتی
کسی صورت سے یہ صورت چھپاویگا تو کیا ہوگا

الٰہی سب کی سب آخر تری احمد کی ہوتی ہین
تو سکو انکی گرہت بنا دے گا تو کیا ہوگا

الٰہی ناخن قدرت سے اپنے دل کے عقدون کو
اگر تو از رہ رحمت کھلادے گا تو کیا ہوگا

الٰہی شربت دیدار دیگا حشر مین آخر
سما گر ہمکو وہ شربت پلاویگا تو کیا ہوگا

الٰہی کاتب قدرت یہ آنحضرت کا طالب ہے
ہماری شومی قسمت مٹاویگا تو کیا ہوگا

بحق خواجہ والا الٰہی دل سے بندہ کے
اگر تو پردۂ غفلت اوٹھاویگا تو کیا ہوگا

قصیدۂ کافی

نام حضرت پہ لاکھہ بار درود
بے عدد اور بے شمار درود

ہمکو پڑھنا خدا نصیب کرے
دمبدم اور بار بار درود

کون جانے درود کی قیمت
ہے عجب در شاہوار درود

مومنو آپ پر پڑھے جاؤ
باادب اور باوقار درود

نا کسی عشقِ گل مین نوحہ گری
گل سے بہتر ہے صد ہزار درود

جاے مرہم ہے دل فگارون کو
راحتِ جانِ بےقرار درود

نزع مین گور مین قیامت مین
ہر جگہ یار و غمگسار درود

جو محبِ نبی ہے اسے کافی
چاہیے اوسکو بار بار درود

قصیدۂ بندۂ رحمن

آپ جب دنیا مین آئے مرحبا
نور کے جلوے دکھائے مرحبا

مرحبا یا سیدی یا پیشوا
ہم کو راہ دین بتائے مرحبا

راستہ دین کا بتا کر واہ واہ
کفر کو دل سے مٹائے مرحبا

بت جو تھے لات و عزی او منات
دفعتاً سارے گرائے مرحبا

جز و کل بس آپکی تعظیم کو
باادب سر کو جھکائے مرحبا

کفر کو دنیا سے باطل کر تمام
دین کے تھانے بٹھائے مرحبا

جو کہ تھے مردود اور گمراہ دین
راستی پر اونکو لائے مرحبا

مرحبا صلِ علی یا شاہِ دین
معجزے تم نے بتائے مرحبا

اپنی امت کے گنہگارونکی تمیز
نارِ دوزخ سے بچائے مرحبا

نفسی نفسی سب کہین آپ امتی
مرحبا ہیگی یہ جائے مرحبا

بندۂ رحمن کے حامی ہو تم
کیون نہ یہ لکھکر سنائے مرحبا

قصیدۂ بندہ

پردہ اوٹھاؤ او کملی والی
صورت دکھاؤ او کملی والی

قدرت کا غنچہ ہوگا شگفتہ
تم مسکراؤ او کملی والی

آوارہ ہین ہم گھر کے نہ در کے
کوچہ مین جاؤ او کملی والی

کہتے ہین صاحب شیرین سخن ہو
کچھ لب کو ہلاؤ او کملی والی

سوتون سے گر تم ملتے نہین ہو ہم کو جگادو او کملی والی
جاگو لینے گر تم ملتے نہین ہو ہم کو سلادو او کملی والی
قایم رہو تم دونون جہان مین ہمکو چھپادو او کملی والی
عریان ہے عاصی اس کا پردہ ہمکو اوڑھادو او کملی والی
دل بیکسونکا دردی ہوا ہے اوسکی دوا دو او کملی والی
عشق خدا ہے دلمین ہمارے شمع لگادو او کملی والی
خواجہ ہوے ہو بندہ کیے ہو صورت بتادو او کملی والی

قصیدہ لمولفہ

گوہر بحر سخا سید ابرار ہین منبع فیض و عطا احمد مختار ہین
شافع کل مذنبین باعث چرخ و زمین مالک خلد برین مطلع انوار ہین
حضرت حیدر الورا شافع ہر دو سرا بہتر و بہتر بجا دین کے سردار ہین
گرچہ تھے لاکھون نبی پر تھے ستارے سبھی اور یہ ہمارے نبی ماہ پر انوار ہین
ساکن روے زمین ساکن چرخ برین کون ہین وہ جو نہین آپ پہ بلہار ہین
اونکا زمین و زمان اونکا ہی کون و مکان دل ہی کو سبھی انس و جان اونکی طلبگار ہین
جو کہ ہین شمس الضحی اور ہین بدر الدجی اونکے عدو سب سدا حشر مین فی النار ہین
ہین جو جہالت پسند شرع نبی ناپسند ہونگے جہنم مین بند اونکے لیے نار ہین
یا شہ والا ہم کس سے کہین جا کے ہم نکلے جب حافظ کا دم آپ مددگار ہین

قصیدہ وفا

جو دلمین الفت زلف رسول آ ٹھیری تو سر پہ اپنے نہین پھر کوئی بلا ٹھیری
سوا جو عشق رخ سرور دو عالم مین تو روح گلشن جنت مین اوسکی جا ٹھیری
مری طرف سے بھی تسلیم عرض کر دیجو جو روضہ شہ اطہر پہ ای صبا ٹھیری

شکست کیون نہو حرص و ہوا کے لشکر کو ‌‌ — کہ فوجِ عشقِ نبی ملکِ دل مین آ ٹہیری
مقامِ عشقِ شہ بحر و بر جو ٹہیرا دل ‌‌ — زبان نعتِ پیمبر کی آشنا ٹہیری
رخِ رسول نے دونونکو کر دیا ہے نور ‌‌ — نہ روے مہ نہ رخ مہر پر ضیا ٹہیری
رخِ رسول کی الفت نے خوب پاک کیا ‌‌ — صفائی آئینۂ دل مین تب تو آ ٹہیری
جدائی شہِ دین مین سحر تلک رویا ‌‌ — شبِ فراق مرے جان پہ اک بلا ٹہیری
وہ نور ہے دُرِ دندانِ پاک حضرتؐ کا ‌‌ — نگاہ برق کی جس پر نہ اک ذرا ٹہیری
نہ کیون ہو امتِ حضرت عذاب سے بیخوف ‌‌ — کہ ذاتِ سرورِ دین رحمتِ خدا ٹہیری
بہارِ گلشنِ یثرب جو یاد آئی وفا ‌‌ — فضائے باغ ہمارے لیے قضا ٹہیری

قصیدۂ ناظمؔ

لڑکپن مین خیر الوریٰ کہیلتے تھے ‌‌ — ولیکن خدا جانے کیا کہیلتے تھے
محمدؐ پسندیدہ روزِ ازل سے ‌‌ — جو کچھہ کہیلتے تھے بجا کہیلتے تھے
مخاطب جو رہتا تھا حضرتؐ کے خالق ‌‌ — مگر کہیل کچھہ بامزا کہیلتے تھے
سکہاتے تھے کچھہ جبرئیل اونکو لیکن ‌‌ — وہ کچھہ کہیل اپنا نیا کہیلتے تھے
اودہر کو خدا دیکہتا تھا تماشا ‌‌ — ادہر کو رسولِ خدا کہیلتے تھے
نبی کہیلتے تھے لڑکپن مین لیکن ‌‌ — یہ وہ کہیل جو انبیا کہیلتے تھے
خدا کے تو سب کہیل ضرب المثل ہین ‌‌ — یہ احمد بھی کچھہ اپنی جا کہیلتے تھے
سنو جب رسولِ خدا کہیلتے تھے ‌‌ — ملائک بھی ہمراہ آ کہیلتے تھے
سرشتہ ہے لڑکون کا لڑکون سے کہیلین ‌‌ — محمدؐ بھلا کس سے جا کہیلتے تھے
یہ بچپن ستی تھا خیالِ شریعت ‌‌ — کہین طفل ہو مین سوا کہیلتے تھے
بتونکو بناتے تھے اور توڑتے تھے ‌‌ — یہ بازی خلیلِ خدا کہیلتے تھے
بنا کر کے چندے وہ شمس و قمر کے ‌‌ — محمدؐ سے ارض و سما کہیلتے تھے

سبھی کام بچپن سے اللہ کے تھے
جو کھیلے تو بہرِ خدا کھیلتے تھے

اوٹھاتے تھے اونگلی شہادت کی ہردم
خدا جانے یہ کھیل کیا کھیلتے تھے

یہ سب کھیل کم کھیلتے تھے اے ناظم
خدا سے مگر بار ہا کھیلتے تھے

قصیدۂ لاینده

کہین بیکسون کا گذارا نہین ہے
بجز کوی والا سہارا نہین ہے

رسولِ خدا آپ دل کی خبر لو
دلِ بیکسان سنگ خارا نہین ہے

محمدؐ کرو دل کی تعمیر یہ دل
خدا کا ہے گھر کچہ ہمارا نہین ہے

خدا کی قسم تم سوا یا محمدؐ
غریبون کو محشر گوارا نہین ہے

دو عالم کے دریا مین جز کوے والا
بحر مین کوئی اور کنارا نہین ہے

گنہ ہم کرین تم شفاعت نہ چاہو
محمدؐ یہ شایان تمہارا نہین ہے

تمہین فکر ہے اپنی امت کی قبلہ
ہمین عرض کرنے کا یارا نہین ہے

سنو تم محمدؐ تمہارے کرم کا
کہان سے کہان تک پکارا نہین ہے

معالج تمہین ہو ہمارے محمدؐ
ہمین درد کا اپنے چارا نہین ہے

یہ دل جانے تم جانو بندہ کو خواجہ
برائے مکان کا اجارا نہین ہے

قصیدۂ لمؤلفہ

ہماری تو یارب بہت آرزو ہے
مگر بر لے آنے کا مختار تو ہے

رسولِ خدا کا ہمین درد کہا دے
یہ عرضی ہماری ترے روبرو ہے

مین کسطرح دیکھون جمالِ محمدؐ
یہی آرزو ہے یہی جستجو ہے

کسے آتشِ ہجر یارب دکہاؤن
مری بیکسی کا مددگار تو ہے

مین عاشق ہوا ہون حبیبِ خدا کا
کوئی کاٹ لے گر تو حاضر گلو ہے

ثناخوان ہون مین سرورِ انبیا کا
مجھے آب شوقِ لقا کا وضو ہے

نہین عطر اور مشک و عنبر کی خواہش
دماغ اندنون نعت سے مشکبو ہے

خبر لو خبر یا محمد خبر لو
بہ ہر لحظہ لحیہ یہی گفتگو ہے

مین حافظ ہون نام محمد کا یارب
بہر حال میرا نگہبان تو ہے

قصیدۂ انور

الٰہی دکھا غوث الاعظمؓ کی صورت
خدا کی ولی قطب عالم کی صورت

نہین مشک سے کام سنبل سے مطلب
نہین بس ہے اس زلف پر خم کی صورت

تمنا ہے اونکے لعاب دہن کی
کرون دید کیا آب زمزم کی صورت

مرے دلمین یہ بات کرسی نشین ہے
جناب اونکی ہے عرش اعظم کی صورت

دو عالم مین باطن مین پوشیدہ میری
مگر ہے یہ ظاہر مین آدم کی صورت

مین فانی ہون صورت مجھی ہے کدھر کی
مقرر ہے یہ قطب عالم کی صورت

مرے غوث الاعظم کی صورت عزیزو
ہے بیشک رسول مکرمؐ کی صورت

مجازاً ہے صورت رسول خدا کی
حقیقت مین ہے رب عالم کی صورت

سوا گنج ایمان کے یارب اکبر
ندیکھون مین دینار و درہم کی صورت

اسی جستجو مین ہوئی عمر آخر
دکھا دو ہمین دمبدم دم کی صورت

بنا دو ہماری بھی صورت کو حضرت
تھی جیسی براہیم ادہمؒ کی صورت

خدایا دکھا جلد چشم مبارک
دگرگون ہے اس چشم پرنم کی صورت

ہو جب روز محشر کا یارب تو مجکو
نظر آئے محبوب عالم کی صورت

ہمیشہ ہے انور یہ ہمکو وظیفہ
نہ دکھلا الٰہی کبھی غم کی صورت

قصیدۂ عید

سلام سلام نبی الکریمؐ
قسیم جسیم نسیم وسیمؐ

تمہارے تو خاطر خدائی بنی
زمین و زمان اور بہشت و نعیم

تمھین ہو یقین شافع المذنبین ۔۔۔ تمہین سے بچین گے زنارِ جحیم
شفاعت کا مختار تمکو کیا ۔۔۔ بروزِ جزا وہ غفور الرحیم
تمہارے لئے کردگارِ جہان ۔۔۔ کیا تھا سما پر قمر کو دو نیم
خدا نے کری آپہی کی ثنا ۔۔۔ کلامِ ہدا مین بخلقِ عظیم
گنہگار و اب ہے ہمین خوف کیا ۔۔۔ خدا بھی رحیم اور پیمبر رحیم
محمد کی خاطر خدایا بچا ۔۔۔ ترے عبد کو از عذابِ الیم

قصیدۂ مرتضیٰ

کیا کہئے کیا ہے روضہ نبی کا ۔۔۔ ہے کچھہ انوکھا روضہ نبی کا
ہے باغ رضوان جس سے پشیمان ۔۔۔ زیبا ہے اتنا روضہ نبی کا
جس مین مدائن اسمین مدینہ ۔۔۔ روضہ مین روضہ روضہ نبی کا
دنیا مین آکر کیا خاک دیکھا ۔۔۔ جس نے نہ دیکھا روضہ نبی کا
اہل صفا کا ہے یہہ مقولہ ۔۔۔ ہے کیا مصفا روضہ نبی کا
جسکی بدولت آوے نہ آفت ۔۔۔ ہے نور دیدار روضہ نبی کا
کیا قصرِ قیصر ہے روے زمین پر ۔۔۔ ہے سب مین طرفہ روضہ نبی کا
اب مرتضیٰ کا ہے یہہ وظیفہ ۔۔۔ اللہ دکھلا روضہ نبی کا

قصیدۂ للمؤلف

مین ہون طلبگار یا رسول اللہ ۔۔۔ تم پہ ہر بار یا رسول اللہ
مجھکو دکھلائیے براے خدا ۔۔۔ اپنا دیدار یا رسول اللہ
ہجر مین آپ ہی کے صبح و مسا ۔۔۔ مین ہون غمخوار یا رسول اللہ
کیا نہین آپ پر میرے دل کا ۔۔۔ حال اظہار یا رسول اللہ
مین تمھارا ہون مجھسے بہر خدا ۔۔۔ مت ہو بیزار یا رسول اللہ

کس طرح آؤن کوئی والا تک
مین ہون ناچار یا رسول اللہ

رہے دل نعت کے سوا میرا
بس ہے بیزار یا رسول اللہ

یا نبی یا نبی رہے جاری
لب سے ہر بار یا رسول اللہ

پر خطا ہون سزا دو جو چاہو
تم ہو مختار یا رسول اللہ

کون تم بن خبر لیوے
مین ہون بیمار یا رسول اللہ

جو کہ چاہو کرو تمھارا ہون
تم ہو سردار یا رسول اللہ

ہے دل وجان سے آپکا حافظ
عاشق زار یا رسول اللہ

قصیدۂ بندہ

سیدا تم نے اگر مجکو بھلانا اپنا
مین کہو جاکے کہون کس سے فسانا اپنا

یا نبی بحر تفکر مین بہا جاتا ہون
ہو سکے اپنے سے کسطرح بچانا اپنا

میری مشکل کے لیے کار خدائی کیجو
کچھ نہ کچھ حیلے سے کچھ کرکے بہانا اپنا

لو خبر میری شہنشاہ شہ عالی ہمم
قدرت حق مین کہان پاؤن ٹھکانا اپنا

اس زمانہ مین رسول عربی خلق خدا
سچ تو کہتے ہین کبھی دل نہ لگانا اپنا

عرض اس بندہ کی گر تم نہ سنو اے خواجہ
پھر کہو کس سے کہون جاکے فسانا اپنا

قصیدۂ جمال

تا کوے محمد کوئی لیجاے خدایا
ایسا کوئی کامل کہین مل جائے خدایا

ہو آٹھون پہر مسکن آن سرور عالم
دل اپنا مدینہ کہین بنجاے خدایا

اک بار نظر آوے اگر روے محمد
قسمت کا نوشتہ کہین کھلجاے خدایا

اک بار میسر ہوا وصل محمد
ہم مر چلے اس ہجر مین ہاے ہاے خدایا

ہر چند دل اپنا کسی قابل نہین لیکن
اس کوچۂ دلبر کے کام آے خدایا

گر خانۂ محبوب دو عالم بنین یہ دل
کعبہ بھی اگر ہووے تو گر جاے خدایا

از لبکہ تمنا ہے مدینہ کی طرف کو
پرواز اگر دل ہو تو اوڑ جاے خدایا

محشر مین تو کہدے اوسی کسیجا یہ رکھیگا
جو عشق محمد ﷺ مین کہ مرجاے خدایا

جس گھر مین محمد ﷺ نہو یارو تو وہ گھر پر
بجلی گرے یا آہ سے جلجاے خدایا

مرجاے خیال صحرا ملک دکن مین
کوئی روے اوسی کوچہ مین فنائی خدایا

قصیدۂ حسرات

جو ہین مولود نبی گھر مین پڑہانی والے
وہ ہین جنت مین مکان اپنا بنانے والے

گھر کو آراستہ کرتے ہین پڑہاتی مولود
باغ فردوس مین آراستہ جانے والے

ذکر مولود مقدس کی جماعت کے لیے
نیک بندے ہین محبونکو بلانے والے

شان وشوکت سی زیر علم حضرت کی
دیکے تعظیم جماعت کو بٹھانے والے

معتقد آتے ہین مولود نبی سننے کو
اہل جنت ہین اوسےہین پڑہکے سنانے والے

بہرہ ور ہون گے شفاعت سے وہ سبکی پہلے
با ادب سید عالم کے سرہانے والے

عرش کے سایہ مین خوش بیٹھینگے وہ حشر کے دن
عشق احمد مین جو ہین جیکے جلانے والے

حسن نیت سی بدل سنتے ہین جو ذکر نبی
مخلصی نار جہنم سے ہین پانے والے

سر بلند دو نین معزز نہ رہینگے کیون کر
سنکے مولود نبی سر کو جھکانے والے

خاک پر لوٹ کی سوتی ہین غم احمد ﷺ مین
چاہ فردوس کے پانی سے نہانیوالے

معتقد کے لیے ہر وقت دعا کرتے ہین
وہ ملائک کہ جو رحمت کی ہین لانی والے

کیا خطر ہے کہ نبی اور صحابی باہم
پل کے رستہ سے تو ہین پار لیجانے والے

یا نبی ہم ہین گنہگار کرو ہم پہ کرم
آپ ہین امت عاصی کے چھڑانے والے

تم سوا کون ہی ہم سبکو شفاعت کرکے
حشر مین آتش دوزخ سے بچانے والے

کیا وہ دن ہوویگا حسرت کہ کہیگا خالق
جاوین جنت مین بہم پڑہنے پڑہانی والے

قصیدۂ استاد

محبت محمد کی پائی ہوتی ۔ تو کلمہ سے دلکی صفائی ہوتی
محمد کی گر ذات آئی ہوتی ۔ تو دنیا مین کچھہ روشنائی ہوتی
محمد کی گر آشنائی ہوتی ۔ تو آسودہ ساری خدائی ہوتی
جو حاجت روا ایسا پیدا ہوتا ۔ دو عالم کی حاجت روائی ہوتی
خضر اور الیاس ہادی ہوتے ۔ ہدایت گر اوس گھر کی پائی ہوتی
جمالِ محمد کا سایہ ہوتا ۔ تو داؤد کی کچھہ بڑائی ہوتی
نبی گر مدد رسولونکی نکرتے ۔ تو امت کی معجز نمائی ہوتی
نبی اپنی امت پہ عاشق ہوتے ۔ تو امت کی مشکل کشائی ہوتی
جمالِ محمد کا سایہ ہوتا ۔ تو کوہ طور پر روشنائی ہوتی
نثار آل احمد پہ قربان ہوتو ۔ سوا اونکے تیری رہائی ہوتی

قصیدہ بندہ

ہر اک کی فراست سے بالا ہے دوبالا ہے ۔ واللہ محمد کا کیا رتبہ اعلا ہے
تھے حضرت یوسف بھی ہر چند حسین لیکن ۔ وہ حسن نبوت تھا یہ حسن نرالا ہے
گر آپ نتھے پیدا رحمت ہوئی کیونکر ہے ۔ نمرود کی آتش سے گل کس نے نکالا ہے
محتاج تھے وہ بیشک آپہی کی تجلی کے ۔ موسی کو ید بیضا سایل کا پیالا ہے
پھر شق نہ کیے اوسکو حضرت نے کہا ایسا ۔ سینہ مہ تابان کا اوس داغ سے کالا ہے
یوسف کا تو خواہان تھا ہر ایک کوئی لیکن ۔ خواہان مرے سرور کا اللہ تعالی ہے
تارون کا ڈہلک جانا بیوجہ نہین لیکن ۔ توصیف محمد مین شبکو بھی سالا ہے
کچھہ عشق محمد کی گرمی کا ہی باعث ہے ۔ سینہ مین صدف کے یہ موتی نہین چھالا ہے
مین واصف احمد ہون سب کچھہ ہی مجھے حاصل ۔ انعام مین اب میرے کونین دوشالا ہے
ہر طرح سے ہر جا پر بندہ کی مدد کرنا ۔ ہان روز ازل سے ہی خواجہ کا حوالا ہے

قصیدہ لمؤلفہ

کبھی عشق محمد مصطفیٰ دل سے نہ کم ہوگا ۔ نہ تک اے ناصحا باقی ہے جبتک دم میں دم ہوگا

نبی کا اسم اعظم لوح دل پر ایسا کندہ ہے ۔ ہمیں مٹنے کا گر دشمن کا کیسا ہی ستم ہوگا

عدو فخر عالم بالیقین دشمن خدا کا ہے ۔ گرفتار جہنم اسطرح پھر کوئی کم ہوگا

نہ دیکھا زیست میں گر روضہ آقا ان آنکھوں نے ۔ ہمیشہ قبر میں تا حشر مجکو یہ ہی غم ہوگا

جو بیعت میں کمربستہ تھی فخر ہردو عالم کے ۔ نہ ہرگز حشر میں انکو نہیں کوئی الم ہوگا

نہ کچھ نیکی ہوئی مجسے اسی سے بس ہوں شرمندہ ۔ قیامت تک یہی ہے شرمساری یہی غم ہوگا

مکان فردوس میں پائیگا ہر اک شعر کے بدلے ۔ کسی سے نعت احمد میں قصیدہ گر رقم ہوگا

میں ہوں حافظ نبی کی نعت سے امید کہتا ہوں ۔ مرے سر پر خدا کا حشر میں فضل و کرم ہوگا

قصیدہ سنی

تم ہو شاہ انبیا یا مصطفیٰ ۔ ہو رسول کبریا یا مصطفیٰ

جو تمہاری راہ پر قایم رہے ۔ ہو گئے وہ اولیا یا مصطفیٰ

دین حق نے کی صفائی آپسے ۔ تم ہو شاہ اصفیا یا مصطفیٰ

زیب و زینت تم سے تقوی کو ہوئی ۔ تم ہو زین الاتقیا یا مصطفیٰ

جب ہوئیں ظاہر تمہاری نیکیاں ۔ چھپ گئی سب اشقیا یا مصطفیٰ

ہو ہدایت آپکی جسکو تو وہ ۔ راستہ سیدھا لیا یا مصطفیٰ

آپکی الفت سے بس ہو یہ دل ۔ خوش ہوا جسنے سنا یا مصطفیٰ

جو تمہارے قول پہ ثابت رہا ۔ نیکنامی سے جیا یا مصطفیٰ

آپکی الفت میں جو تشنہ ہوا ۔ ساغر کوثر پیا یا مصطفیٰ

فرش سے خوش ہے مدینہ کا مجھے ۔ ہو عطا اک بوریا یا مصطفیٰ

گر صفائی چاہتا ہے دلکی تو ۔ روز و شب کہہ کہہ سنا یا مصطفیٰ

قصیدہ لابندہ

تھے جب خواجۂ عالم تو کیا تھا کیا نہ تھا پہلے | نہ آدم تھے نہ حوا تھیں نہ تھا ارض و سما پہلے
اگر تھا بھی تو کیسا تھا خدا جانے خدا پہلے

مکان لامکان میں جا کے حضرت خواجۂ عالم | ملے باتیں کیے اور یک بیک ایسی ہوئی محرم
خدا سے آپ جیسے ہو چکے تھے آشنا پہلے

رسالت کا جو موقع تھا تو بالکل بن گئی ایسے | کہ جو جانے وہی بولے یہ تھی کیسی ہوئی کیسے
جدا رہتا تھا آنحضرت سے گویا کبریا پہلے

نبی آدم سے اول بن گئی ختم المرسلین ٹھہرے | یہاں لینے جا کے وان پر انبیا کے پیشوا ٹھہرے
نجانوں کون تھے اول محمد مصطفےٰ پہلے

کچھ ایسے شوق سے اللہ نے حضرت کو بلوایا | کچھ ایسے شوق سے حضرت وان اپنے کو پہنچایا
کہ جیسے ملتے رہتے تھے وہ دونوں اک جا پہلے

اِدھر عاشق خدا کے یہ اُدھر عاشق خدا انکا | یہ دو عاشق یہ دو معشوق کس سے حل ہو یہ عقدا
نجانوں کسکی کسکو بہا لئی تھی وان ادا پہلے

محمد کو یہاں بھیجا تو اسکو چین کیا آیا | سنایا نحن اقرب یعنی ہمراہی چلا آیا
کوئی جانے کہ اندر وہ نہیں کیا کیا تھا ظاہر پہلے

ہوئی معراج حضرت کو تو کچھ پردہ ہوا حائل | معاشوق تعشق کی درس پر وا کیا حاصل
تصور سے اگر سمجھو تو کیا تھا آسرا پہلے

ازل کے روز حضرت کا سما میں ہو چکا چرچا | اگر میں نے سنا تو کیا رسول اللہ کا چرچا
ہونے کا جو چرچا تھا وہ چرچا ہو چکا پہلے

محمد جب ہوئے ظاہر تو ایسے بن گئے اُمی | کہ جیسے عالم باطن میں حالت ایسی تھی مخفی
خدا کے حال سے واقف تھا کوئی دوسرا پہلے

حقیقت خواجۂ عالم کی بندہ سے اگر پوچھو
تو بندہ اتنا واقف ہے عیان کہدیگا لو سبکو
کہ ہین بندہ خدا نون اُنسے اول کون تھا پہلے

قصیدہ مستزاد دلموئی

طبع خاموش ہے کیون کہولدے جوہر اپنا
کس لیے ہے پر غم
تجھکو کیا خوف نگہبان ہے پیمبر اپنا
اونکا بھید ہے کرم
نعت احمد مین ذرا فکر کو جولان تو کر
کیون ہے بیٹھا خاموش
دیکھیے کتنا کہان تک ہے تصور اپنا
اور کتنا ہے فہم
احمد پاک کی ہے مدح بیان سے باہر
انتہا جسکی نہین ہو
ایسا یکتا ہے دلا شافع محشر اپنا
کیا ثنا کیجیے رقم
دل مین آتا ہے چلے جاوین مدینہ کی قریب
ہند سے دل ہے ملول
ماسوا اُنکے کہو کون ہے رہبر اپنا
کسکو اپنی ہے شرم
یاد کرکے تڑپتا ہون بمثال ماہی
روز و شب ہون بیتاب
کون سا روز ہو در آپ کا اور سر اپنا
اے شہنشاہِ اُمم
دل تو قربان ہے اور جان ہے تصدق تیر
یا رسول عربی
اس کا شاہد ہے غرض خالق داور اپنا
کہتا ہون کہا کے قسم
نام لیلیکے یونہین آپکا مر جاؤن گا مین
ہجر مین آپکے بس
ہے یہ امید بنا لیجیے مجاور اپنا
اپنا دکھلا کے قدم
اپنی امید ہے حافظ کی رسول الثقلین
آپکے روبرو بس
یہ قصیدہ مین پڑھون آگی دہانیر اپنا
اتنا ہو مجھپہ کرم

قصیدہ بندہ فانی

کیا کرم ہم پہ خدا نے کیا ماشاء اللہ
اپنے محبوب کا سایہ دیا ماشاء اللہ

انبیا جنکی ہر اک وقت تھی خواہش کرتے
وہ ہی ہمکو عنایت کیا ماشاء اللہ
جبکہ اظہار خدائی ادے منظور ہوئی
اسم واحد سے محمد کیا ماشاء اللہ
پاک کرنا جو بتون سے ہوا کعبہ منظور
احمد پاک کو پیدا کیا ماشاء اللہ
ذات پاک شہ لولاک کو پیدا کرکے
اپنا اظہار خدائی کیا ماشاء اللہ
پیدا ہوتے ہی جہان کی ہوئی ظلمت سب دور
نور احمد سے جہان بھر گیا ماشاء اللہ
شافع روز جزا اب ہوے پیدا صد شکر
حق نے بیخوف قیامت کیا ماشاء اللہ
ہوگئی امت عاصی کی شفاعت منظور
شافع امت عاصی کیا ماشاء اللہ
شکر صد شکر خدا بندہ فانی کو بھلا
مجرم از امت عاصی کیا ماشاء اللہ

قصیدۂ حسرت

غم کا مارا ہون یا رسول اللہ
دل دو پارہ ہون یا رسول اللہ
اپنی رحمت سی درست کیجو
مین تمہارا ہون یا رسول اللہ
گر گنہگار گدا ہون مین لیکن
رشک دارا ہون یا رسول اللہ
جان و دل آپ پر فدا ہر دم
کرنے ہارا ہون یا رسول اللہ
چارہ سازی مری کرو جلدی
مین بچارا ہون یا رسول اللہ
آؤ تم آپکے لیے دل کا
گھر سنوارا ہون یا رسول اللہ
پار دریاے غم سے کر دیجے
بے کنارا ہون یا رسول اللہ
مشکل آسان مری شتابی ہو
زیر خارا ہون یا رسول اللہ
واے حسرت کہ مین گنہ کی سبب
ناگوارا ہون یا رسول اللہ

قصیدۂ عید

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم
یا حبیب سلام علیکم صلوات اللہ علیکم
یا نبی صلوات بحد اور سلام تہہ بعد
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم بالعشی و البکر

یا نبی حق کے دُلارے ساری عالم کے پیارے
عاشق تم پر جان نثارے تم دلون کے ہو سرورؔ

تم نہوتے کچھ نہوتے یہ زمین و آسمان بہی
یا نبی تم ہی سے سب ہی بل خدا نیکا ظہورؔ

تم سالارِ مرسلان ہو تم شفیع عاصیان ہو
آپکو اذن شفاعت دیگا رب عفورؔ

تم سے التجا ہے میری کیجیو نہ آپ دیری
حشر مین ہمکو بچانا یا نبی من الشرورؔ

یا نبی صلوٰۃ اللہ بید اور سلام تم پہ بعید
عبد کی طرف سے ہردم دایما طول الدہورؔ

قصیدہ لمؤلفہ

آپ کا محبوب خدا آپ کا
مین بہی غلامی ہون بہلا آپکا

آج سے کل سی ہمین کیجیہ یا رسول
روز ازل سے ہون گدا آپکا

اور کا مجہو نہ مجھے یا حبیب
سر سے ہون تا ناخنِ پا آپ کا

آپ جو چاہین سو کرین یا رسول
آپ خدا کے ہو خدا آپ کا

آپ ہین جو واقفِ رازِ خدا
کام نہین حق سے جدا آپ کا

آپ کا اے شافعِ ہر دوسرا
فیض ہے واللہ بڑا آپ کا

فیض ہر اک آپسے پایا نبی
فیض ہے ہر شے مین بہرا آپ کا

کس سے ثنا آپکی ہووی رقم
جبکہ ثنا خوان ہو خدا آپ کا

وصف لکہون آپکا کیا میری تاب
وصف ہے قرآن مین لکہا آپکا

دیکہیے ای فخر رسل دیکہیے
یہ بہی قصیدہ ہے نیا آپ کا

مین بہی ہون اک حافظ کمتر غریب
مدح سرا مدح سرا آپ کا

قصیدۂ لہٗ

کیا فقط فخرِ دوسرا ہو آپ
سیدِ صدر انبیا ہو آپ

رحمتِ خلق رحمتِ عالم
یعنی کس کسکی مدعا ہو آپ

کہتے ہین آپ ہی ہے رب ہو
گر نہ سچ ہے تو کہیے کیا ہو آپ

آئینہ آپ سے نمایان ہے
خوشنما طرفہ ماجرا ہو آپ

آپ ہی عرض دل ہمین جاہے
سچ کہو دل مین کسکی جا ہو آپ

ہم وہ کب ہین کہ آپکو سمجہین
سنتے ہین قدرت خدا ہو آپ

یا محمد عرض اجابت ہو
کہنے سننے کو مصطفٰے ہو آپ

ہمکو وہ درد ہی رسول اللہ
آہ جس درد کی دوا ہو آپ

ظلمت کفر سے رہائی دو
احمد نور کبریا ہو آپ

خواجہ دوسرا خدا کی لیے
اپنے بندی پہ مت خفا ہو آپ

قصیدہ لمؤلفہ

آؤ محفل ہے پیمبر کی یہان آجکی رات
وعظ و مولود کا ہوتا ہے بیان آجکی رات

آج تشریف شہنشاہ زمان لاتے ہین
چپ نہو نعت سے او میری زبان آجکی رات

رحمت حق سے نہ محروم رہو اے یارو
آؤ داخل ہو یہان جلد سی ہان آجکی رات

کیون نہ اوس بزم مین داخل ہون فرشتے اکثر
رونق افزا ہو جہان شاہ زمان آجکی رات

رحمت سید کونین ہے اے صل علیٰ
کیا ہوا نور سے پر نور مکان آجکی رات

منکر دین نبی سنکے ثنا اے احمد
کیون نہ سر پیٹ کرین آہ و فغان آجکی رات

درغلانے مجھے شیطان کا کیا ہے مقدور
آ بھی سکتا ہے میرے پاس کہان آجکی رات

جسکو حافظ ہو تمنائے رخ احمد پاک
بزم میلاد مین وہ آوے یہان آجکی رات

قصیدہ لاقیق

یا نبی سنلو صدائے بیکسان
آپ سچ ہو رہنماے بیکسان

آپکو ہم کیا سراہین احمدا
ہو ازل سے پیشواے بیکسان

تہک گئی ہین منزل مقصود سے
لو خبر جلد از براے بیکسان

مرض مین عصیان کے ہم ہین مبتلا
اب کرو جلدی دواے بیکسان

ڈھونڈھئے اوس آستانِ پاک کو
اپنے سر سے چلکے اسنے بے گمان

جز وسیلہ آپکے اللہ تک
پونہچتی کب ہے دعاے بیکسان

اک تجلی سے جمالِ پاک کی
گرد و روشن ہیں سرای بیکسان

حشر مین کسکو ملے یا ربنا
دامنِ احمد سواے بیکسان

دوسرے در کو نجانے دو ہمین
کون ہے حاجت رواے بیکسان

آپکے در سے ہوے سب فیض یاب
جو طلب رکھے سو پاے بیکسان

دردمندو لینے ہے اک بیکس رفیق
تم بجز کب ہے شفاے بیکسان

قصیدہ لمؤلفہ

ہر اک کی شرافت سی یہ افضل و اعلیٰ ہے
اور سارے رسولون سی یہ برتر و بالا ہے

تھا حسن جو یوسفؑ کا کرتا تھا مکان روشن
اور آپکا یا احمد دو جگمین اوجالا ہے

لولاک لما کیسے ہے کس کے لیے نازل
اور ختمِ نبوت کا کون اوڑھے دوشالا ہے

ہر چند وہ خود بھی پر نور ہین پر لیکن
وہ نور ہے آپہی کا ہر گز نہ نرالا ہے

ہے کون بزرگی مین دیکھو تو محمدؐ سا
یون مدح کنان کسکا اللہ تعالیٰ ہے

لاکھون کو کیا پیدا اور رزق دیا سبکو
پر آپکو خالق نے کس ناز سے پالا ہے

جو دشمنِ دین ہیگا کب سرخرو ہووے گا
منھ اوسکا جہالت سی ابد و سنو کالا ہے

اب مدح و ثنا اوسکی ہو کس سے رقم حافظ
رتبہ مین جو ہر اک سی اعلیٰ کہین اعلا ہے

قصیدہ عبد

دے ہمکو یا الٰہی خیالِ محمدیؐ
تا ہو نصیب ہم کو وصالِ محمدیؐ

یارب تو اپنے فضل سے دے عقلِ باطنی
معلوم مجھکو تا ہو کمالِ محمدیؐ

ظلمات کفر اوٹھ گئے سارے جہان سے
روشن ہوا ہے جب سے جمالِ محمدیؐ

از روے مرتبہ کے فرشتونسے ہی بزرگ
ہر ایک ایک ہے جو رجالِ محمدیؐ

دوزخ نصیب ہون نہ جنت کی پائین ہو — محشر مین فیض گر نہ سنبھالِ محمدی
سیراب ہونگا حشر مین واللہ سر بسر — کوثر سے وہ جو ہو گا زلالِ محمدی
ہینگی ہر ایک وقت یہی عبد کی دعا — ہو کندہ اوسکے دلمین خیالِ محمدی

قصیدہ لمؤلفہ

رتبہ دکھا عرش پہ نعلین سے جانے والے — شبِ معراج مین اللہ کو پانے والے
اتنا ترساؤ نہ بس ہجر مین للہ مجھے — یا نبی امتِ عاصی کے چھڑانے والے
زندہ کر اس دلِ بیتاب کو بلوا لو شتاب — آپ تو قُم سے ہین مُردونکو جلانے والے
انکا دیدار دکھا مجکو الٰہی جلدی — جو ہین امت کو محبت سے بُلانے والے
حشر مین پاوین گے ہر ایک سی اعلیٰ رتبہ — امتی حضرتِ احمدؐ کے کہانے والے
داخلِ خلدِ برین حشر مین ہونگے لاریب — نعتِ احمدؐ کے جو ہین پڑھنے پڑہانے والے
حشر مین کیون نہ ہین زیر لوائے احمدؐ — سر کے بل محفل میلاد مین آنے والے
آرزو وہ کبھی انہارِ جنان کی نکرین — آب زمزم سے جو ہین رو نہانے والے
یا نبی حافظ کمتر کو بروزِ محشر — آپ لاریب ہین جنت کے دکھانے والے

قصیدۂ حسرت

ہے چشم مری قبلہ نما سوی محمدؐ — سجدہ کے لیے بس خمِ ابروے محمدؐ
دیدارِ محمدؐ مین ہے دیدارِ الٰہی — ہے نورِ خدا جلوہ کنان روے محمدؐ
جنت کی تمنا ہنین دلکو مرے ہرگز — فردوس سے بہتر ہے مجھے کوے محمدؐ
نسبت بضحیٰ صورتِ انور کو اگر ہے — واللیل کی سورت ہی تو گیسوے محمدؐ
نظارۂ گلزار جنات اوسکو میسر — واللہ یہان جسکو ملے بوے محمدؐ
کوثر کی مجھے چاہ نہین روزِ ازل سے — ہون تشنہ لب زمزمۂ جوے محمدؐ
کیا شانِ معلّیٰ کا بیان ہووے کسی سے — ہے عرش برین زینۂ مشکوی محمدؐ

پر مار نہ سکتی تھی مگس جسمِ نبیؐ پر
اعجاز نما تھا تنِ نیکوے محمدؐ

کفار کو لے شرق سے تا غرب کیا زیر
دیکھو تو ذرا قوتِ بازوے محمدؐ

زُہرہ یہ سعادت ہیں بصد حُسنِ خداداد
تھی فخر کناں خادمِ بانوے محمدؐ

پیچیدگیٔ جرم سے حسرت نکل آیا
جب ہاتھ لگا سلسلۂ موے محمدؐ

قصیدۂ حسرت

خدا کی ہر کسی بندہ کو طاعت ہو تو ایسی ہو
رہے راضی رضا پر وہ اطاعت ہو تو ایسی ہو

محمدؐ نے بنایا ہے ہمیں اسلام کا رستہ
عنایت ہو تو ایسی ہو ہدایت ہو تو ایسی ہو

حضوری کی محمدؐ کی بدل صدیقِ اکبرؓ نے
صداقت ہو تو ایسی ہو رفاقت ہو تو ایسی ہو

عمرؓ نے اک بسر مارا جب آئی عدل کے اوپر
سیاست ہو تو ایسی ہو عدالت ہو تو ایسی ہو

تلاوت بیچ قرآن کے ہوا تھی قتل عثمانؓ کا
شہادت ہو تو ایسی ہو سعادت ہو تو ایسی ہو

پچھڑایا شیر کے پنجے سے شیرِ حق نے سلمانؓ کو
شجاعت ہو تو ایسی ہو حمایت ہو تو ایسی ہو

نہ چھوڑی دستِ صحبت کسی اصحاب نے ہرگز
رفاقت ہو تو ایسی ہو صحابت ہو تو ایسی ہو

ہمیشہ فاطمہ زہراؓ رہیں صبر و توکل میں
قناعت ہو تو ایسی ہو ریاضت ہو تو ایسی ہو

حسنؓ کے باپ حیدرؓ اور ماں بنتِ رسول اللہ
سیادت ہو تو ایسی ہو شرافت ہو تو ایسی ہو

حسین ابن علیؓ نے سجدۂ حق میں کٹایا سر
عبادت ہو تو ایسی ہو شہادت ہو تو ایسی ہو

ترے ہر شعر میں حسرت بڑی پاکیزگی دیکھی
نزاکت ہو تو ایسی ہو لطافت ہو تو ایسی ہو

قصیدۂ حسرت

لعل ہیں گر آبداری ہی تو دُر دانہ میں کون
چار عنصر ہیں سیانی میں تو دیوانہ میں کون

شیخ جی کیوں برہمن سے تم جھگڑتے ہو سدا
گر خدا کعبہ میں رہتا ہے تو بتخانہ میں کون

ہم کو جنگل اور بستی فی الحقیقت ایک ہے
گر وہ آباد ہیں رہتا ہے تو ویرانہ میں کون

اک پری کو چھوڑ کر کیوں ہو گئی مستو دوئی
مے اگر شیشہ میں رہتی ہے تو پیمانہ میں کون

دیکھیے حسرت شمع اور گل کو بصد چشم حیرت ۔۔۔ عشق گر بلبل کے دل میں ہے تو پروانہ میں کون

عقیدۂ سنی

داغ عشقِ احمدی دل پر ہے شعلہ طور کا ۔۔۔ سینۂ عشاق میں ہے ایک عالم نور کا

کیوں نہ ہو داغ فراقِ یار ٹھنڈا انور بار ۔۔۔ ہے مرے سینہ پہ پھاہا مرہم کافور کا

فی الحقیقت نورِ حق کا حق پہ ہے دار و مدار ۔۔۔ حق اگر بولوں رہی درجہ ملے منصور کا

روئے روشن کے تصور میں کوئی مرحوم ہو ۔۔۔ کیا عجب خورشیدِ محشر گل ہو شمع گور کا

محنتِ ہجران سے نقدِ وصل کی راحت نصیب ۔۔۔ درجہ روزینہ بھی ہے آپکے مزدور کا

زخمِ عشقِ خنجرِ ابرو میں خون کے قطرے ہیں لعل ۔۔۔ ہے درِ کانِ بدخشان منہ مرے ناسور کا

زندہ کر کے پھر نہ تو مرے مسیحا کیا کرے ۔۔۔ لاشہ ہو مرحوم حبا وس چشم کے مخمور کا

اے فلک اب تیری وقت میں ہوئی یہ لاغری ۔۔۔ بار ہے اب ناتوانی سے یہ تن پرنور کا

ضبط ہے بالکل نہیں رکتا کبھی ہم نوا دل ۔۔۔ شور کچھ دیگر ہے اب آہِ دلِ پرشور کا

نغمہ پردازی یہ اپنی کیوں نہ ہو نازاں یہ دل ۔۔۔ بلبلِ شیدا ہے تیرے روضۂ مبرور کا

آپکا شائق ہوں اے آقائے عالم بمقصود ۔۔۔ میں نہ جنت کا ہوں طالب اور نہ طالب حور کا

ہے یہ اوصافِ حمیدہ والیِ ملکِ دکن ۔۔۔ تخت ہو قائم ہمیشہ اوس شہِ مشہور کا

یا رسول اللہ سنی ہے غلامِ چار یار ۔۔۔ دل ہو ہے فدوی یہ آل طاہر و مطہور کا

عقیدۂ سنی

سر سے خورشید کو ملجائے قمر منہ پر سے ۔۔۔ آئینہ دعوے کرے تو ٹپکے منہ تیرے

باندھ کر بیٹھے ہیں ہم سر درِ پیغمبر سے ۔۔۔ کیوں نہ پھر سر پہ گھٹا باندھ کے رحمت برسے

بالوں سے جھاڑیں جو خاشاک تمہارے در کے ۔۔۔ زلف سے مشک گرے خاک سے عنبر برسے

یہی سودا ہے سرِ مجنون میں ہر لیل و نہار ۔۔۔ سر کو ٹکرا دے تیرے ناقہ کی ہر ٹھوکر سے

بیقراری ہے مجھے ایسی تری فرقت میں ۔۔۔ آہ بھی کانپتی نکلی ہے دلِ مضطر سے

گرمیِ عشق سے جب تیری تڑپ جاتا ہون
پنکھا کر جاتی ہین آ آ کے ملایک پر سے

لب دندان محمدؐ کی صفت لکھنے کو
لعل کی ہووی دوات اور قلم جوہر سے

وصف جب زلف مقدس کا کیا کرتے ہین
مارے خوشبوئی کے بھرتا ہے دہن عنبر سے

صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
پہلے تصدیق ہے صدیق شہ اکبر سے

جب عمرؓ آیا خلافت پہ ہوا ظلم عدم
عدل کو زیب ہوا اوس عادل نیک اختر سے

جامع مصحفِ حق کامل ایمان و حیا
نورِ اسلام ہے عثمانِ شہِ انور سے

صاحبِ فتح و ظفر دافع کفر و بطلان
قوت اسلام کو ہے زورِ علی حیدر سے

دشمن اونکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن
دوستی فرض ہوئی پنجتنِ اطہر سے

فتحمندی شہِ اسلام کو ہو جائے نصیب
بچکے جائے نہ کوئی دشمنِ دین خنجر سے

اپنے سُنّی پہ کرم کیجیے یا شاہِ اُمم
یہ جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمھاری در سے

قصیدۂ حقی

نزولِ رحمتِ حق ہی یہان علو خوانی ہے
ادب سے اے سماعت آ کہ بزم خسروانی ہے

ہہین خیرِ طیبہ یان دخل ارواح مغلظ کا
در ہولو دیر روح الامین کی پاسبانی ہے

جو اوس بزم منور مین ہوئین روشن قنادیلین
خجل اونکی تجلی سے چراغ آسمانی ہے

چلو لغماے عظمی اسی کشادہ ہی درِ رحمت
طفیلِ سیدِ عالم یہ اپنی میہمانی ہے

مِرا سینہ ہے شکل طور شعلہ آہِ سوزان سے
دلِ گم گشتہ کی آواز بانگ لن ترانی ہے

قدم چھوڑون نہ مثلِ خاک نفخ صور سے حضرتؐ
دکھانا آپکو محشر مین زورِ ناتوانی ہے

دم تقریر اوڑ جاتا ہی شوقِ پای بوسی مین
مِرا نامہ نہین ہے طائرِ روح فغانی ہے

عجب کیا کشتۂ دیدار کو گر زندہ کر دو تم
سُنا ہے آب حیوان آپکے کوزہ کا پانی ہے

اوٹھون مرقد سے زندہ واگر ہین گیرای دم عیسےٰ
لب جان بخش مین تاثیر آبِ زندگانی ہے

ہہین زلفین ہین و طرفہ ہین حلقین آبنوسی وہ
رخ روشن ترا ای نورِ حق قرآنِ ثانی ہے

دم تحریر ہجر احمدی مین خون ٹپکتا ہے
مِری خامہ کو لکھنا کیا ہے بلکہ خونفشانی ہے

دکھا جلدی سے یا رب روضۂ اقدس کی اے لفتین
بہت بیتاب و مضطر ہوں یہی میری نشانی ہے

اوٹھا اے عندلیب گلشنِ دنیا سے گر حسرت
یہ باقی خفیِ ناکام سے رنگین بیانی ہے

قصیدہ مسلم

کرون کس زبان سے بیانِ محمد
خدا نے بڑھائی ہی شانِ محمد

مکان حِ کیا بتاؤن محمد کا تمکو
جو ہے لا مکان وہ مکانِ محمد

بتائی ہمین راہ دین کی عزیزو
تصدق ہوں دل سے بجانِ محمد

نہو درد و غم ہر دو الم مین انکو
ہین ارحمت سے خوش دوستانِ محمد

خدا کا کرین شکر ہم کس زبان سے
دکھایا ہمین ہے زمانِ محمد

اوٹھا لو جو چاہو تم اے مومنو اب
ہے پر نعمت دین سے خوانِ محمد

سدا رحمت حق سے وہ خوش رہینگے
ازل سے جو ہین عاشقانِ محمد

نہین نعمت دینگی اوسکو کمی ہے
ہوا جو کوئی میہمانِ محمد

سخن کیون نہ مسلم کا مقبول ہووے
کہ ہے روز و شب مدح خوانِ محمد

قصیدہ کافی

اوس رخ پاک کا جس بزم مین چرچا ہوگا
در و دیوار سے وان نور برستا ہوگا

کیون نہو غیرت برگ سحر طور زبان
جب مری منھ مین ترا وصف سراپا ہوگا

حبذا وصفِ جبین صَلِّ عَلٰی اے پیشانی
شعلۂ طور خجل دیکھہ یہ ماتھا ہوگا

اوس قد پاک کی سایہ کا بندہا ہے جو خیال
اختر بخت عدم مین مرا چمکا ہوگا

ماہ نو عید شفاعت کا چمک جاویگا
جس طرف حشر مین ابرو کا اشارا ہوگا

پھر تصور دُرِ دندان کا بندھا آنکھو مین
پھر دُرِ اشک مرا گوہرِ یکتا ہوگا

تیرا کوچہ ہے عجب گلشنِ جاوید بہار
خوش نصیب اوسکا کہ وان گرم تماشا ہوگا

جو مدینہ کے مکانونکی کریگا تعریف
ہے یقین اوسکا مکان جنت ماوا ہوگا

ہمکو امید قوی ہے کہ صف محشر مین
تیرے مداحونکا اک رتبۂ اعلا ہوگا

ہے مدینہ کی زیارت کا جو کافی مشتاق
یہ ارادہ مرا یارب کبھی پورا ہوگا

قصیدہ فارغ

محمد نبی سرورِ دوجہان
بنا جسکے خاطر یہ کون ومکان

ہنین اوسکا ثانی نہ ہوگا کوئی
وہ ہے خاتم جملہ پیغمبران

وہ لولاک خلعت معالی صفات
ثنا جسکی کرتے ہین کل انس وجان

وہ نوری بدن جسکا سایہ نتھا
کرون اوسکی خوبی کا مین کیا بیان

وہ جسم معطر مطہر بدن
کہ مشک ختن مین وہ خوشبو کہان

خدا کی خدائی مین اون سا نھین
عیان اور نہان اور یہان اور وہان

محبت نبی کی ہو جسکے دل مین جاے
ہے جنت مین اوسکا مکان بیگمان

جو ہو مومن پاک دل سے فدا
بڑا ہے اوسکی عقبیٰ مین بس عزوشان

ہے فارغ ثنا گوے عالیجناب
یقین اوسکا بھی ہوگا عالی مکان

مخمس اشھر

اے پئے امت خود حامل رنج و کربی
فتا کریم اللیلی وہم تارک اکل وشربی

حبذا اصل علی ای شہ شرقی وغربی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

انبیا ونکلو نکلواکے زلشت آدمؑ
جسنے دکھلاے تجھے دیکھ پکارے آدمؑ

آنکہ مشتاق رخ تست خداے عالم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمالست بدین بوالعجبی

کیا تعلق ترا پھر خلقت آدمؑ سے رہا
جبکہ نازل ہے تری شان مین لولاک لما

روز جبریل سدا آپکی خدمت مین رہا — نسبتِ نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

باغِ دنیا مین ہین گلزار ہزارون ہی مقام — تیری گلگشت سی محروم ہین لیکین وہ مقام
اسلیے کوئی بھی لیتا نہین ہے اُنکا نام — نخلِ بستانِ مدینہ تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ہر بشر ہوتا ہے مولد کی بیان ہی مسرور — اپنے مطلوب کی خوشنودی ہی طالبکو ضرور
اسلیٔے کوئی زبان خاص نہین کی منظور — ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

کر چکا جبکہ تو گلزارِ جہانکا گل گشت — حبذا گل دیکھ چکا جبکہ بہانکا در و دشت
پس بہ تقدیرِ خدا خالق ہر ہشت بہشت — شبِ معراجِ عروجِ تو زافلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسیدہیچ نبی

کیا شرف اوسکو ہی جو دیکھ چکا اُنکی قدم — جسم مین اوسکی لگی ہو گی تری خاکِ قدم
مین ہوا خلق با بن تیرہ صدی بو العجبم — نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

حشر مین ہو ویگا جب مجمعِ کُل مخلوقات — انبیا ہو وینگے امت کو لیے اپنے سات
پیاسے ہو ساقی کوثر سے کہین گے یہ بات — ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

اے شہِ جن و بشر حور و ملک با اعزاز — وے جہان بان و جہان گیر بزورِ اعجاز
نہ منم صرف زیارت طلب از سوز و گداز — بر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلبی

یا نبی ہون مین گرفتار بمرض بد تر — بخشدی مجکو شفا بہر حسینؓ و شبرؓ

بہر زہرا و علی بہر خدای اکبر — چشمِ رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

درد اپنے کی دوا چاہیے اشہر قلبی — مین بھی آیا ہون یہ کہتا ہوا شاہِ عربی
مثل قدسی کہ بگفت ست بمطلب طلبی — سیدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پئے درمان طلبی

مسدس اشہر

اشہر اپہلے لکھ کے بسم اللہ — شکر کر کہہ کہ اے میرے اللہ
بے محمد ﷺ رہا تھا مین گمراہ — تونے بھیجا اونھین کیا آگاہ

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد ﷺ ہمارا رسول اللہ

اب اونھین کے طفیل سے یارب — دور ہون تن سے مرض دل سے تعب
جمع خاطر ہو تا زہر جانب — رہون پڑھتا مین حاضر و غائب

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد ﷺ ہمارا رسول اللہ

ہے دلِ مصطفیٰ شفیع زمن رضہ — دیدۂ مرتضیٰ امام حسن رضہ
عاشقِ زار حضرتِ ذو المنن — ہو زبان پر بوقت جان کندن

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد ﷺ ہمارا رسول اللہ

بہ شہ کربلا جناب حسین رضہ — راکبِ دوش سید الثقلین
بزمِ غم مین اونھونکا ہون بہ چین — وِرد ہو مجھے ہمار الشیون و شین

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ ہمارا رسول اللہ

بہر سجاد ذاکر و ساجد
وقتِ وادِ یدِ حالِ ہر واجد
جدِ سادات حضرت عابدؑ
بہ قیامت رہے ہمارا شاہد

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ ہمارا رسول اللہ

بہر باقرؑ امام ابنِ امام
ہر مہ و سال وقت صبح و شام
زندگی بھر رہے حصول مرام
میرا ہر بات مین ہو تکیہ کلام

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ ہمارا رسول اللہ

بطفیلِ صداقتِ جعفرؑ
دستِ حیدرؑ ہے ہمارے سر پر
حشر مین جب ہو زیرِ عرش گذر
جامِ کوثر پیون مین پڑھ پڑھ کر

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ ہمارا رسول اللہ

بہ شہنشاہ موسیٰ کاظمؑ
کچھ نہ ہووے عذابِ قبر سے غم
نعمِ ایمان سے رہون منعم
اور ہووے ہمارے کفن پہ رقم

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ ہمارا رسول اللہ

از برائے امام شاہ رضاؑ
پل سے کر کے گذر مین برق آسا
ہو وے آسان جواب منکر کا
باغ مین خلد کے پھرون گھٹا

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمد ہمارا رسول اللہ ہو

پھر ہے یہ برکتِ نقیؑ سے رجا
ہے پلہ گناہ کا اونچا

جب ترازو سے عدل ہو برپا
کفِ نیکی گران کرے خدا

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ میرا رسول اللہ

پس بحقِ نقیؑ امام بہ حق
حشر میں پیش خالقِ مطلق

حامیِ دین مخبرِ صادق
ہر بنِ مو رہے مرا ناطق

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ میرا رسول اللہ

بہ حسن عسکریؑ شہِ والا
کہ بصر فش معِ فروِ القربا

ہووے بابِ فتوح مجھ پہ روا
طوف حرمین میں رہوں پڑھتا

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ میرا رسول اللہ

آرزو ہے بحرمت مہدیؑ
کرے ہاتھوں سے خدمت مہدیؑ

دیکھے اشہر یہ صورت مہدیؑ
پڑھ کے در پیش حضرت مہدیؑ

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ
ہے محمدؐ میرا رسول اللہ

مخمّس اطہر

ہے روایت کہ نبی کرتے تھے ہر آن مسواک
موجبِ خلقت و خوشنودیِ رحمان مسواک

کہ ہے صافیِ لب و صیقلِ دندان مسواک
باعثِ اجر مثوبات فراوان مسواک

ذاکرِ حضرتِ اللہ کو ہے شایان مسواک

اسکے کرنے سے غبی ہو تو ذکاوت بڑھ جائے
اسکے باعث سے ہی درجات عبادت بڑھ جائے
رفع افسردگی رو ہو نضارت بڑھ جائے
خردہ بینوں نے کہا ہے کہ بصارت بڑھ جائے

ہے فرح بخش دل و تازگی جان مسواک

یہ وہ ہے چوب کہ تحلیل کرے ہے بلغم
یہ وہ ہیزم کہ فردوس سے ہو صفرا اور کم
یہ وہ لکڑی کہ مسوڑوں کو کرے مستحکم
یہ حطب وہ ہے عفونت سے کرے طاہر فم

منھ کو نکہت میں کرے غنچہ ریحان مسواک

چرک دندان و ران کام و تسفت کو صابون
اسکا عامل رہے ہر ایک بلا سے مامون
حسد و حقد سے دل پاک کرے ہے داتون
شعلہ زاد یکو جلاتی ہے یہ کر کے محزون

ہدف سینہ شیطان کو ہے پیکان مسواک

اسکے پرتو سے بنے ماہ کے پارے دندان
فیض مسواک سے اسدم ہی ہمارے دندان
برج میں منھ کے ہیں گویا کہ ستارے دندان
اُجلے اُجلے نظر آتے ہیں پیارے دندان

رشک مرآت مجلا کیے دندان مسواک

کان کافور ہے یا طبلہ عطار دہن
نفحہ بیزی میں ہے از بار سمن زار دہن
حقہ گوہر و یا مخزن اسرار دہن
کیا پیلو نے ملاحت میں نمک سار دہن

رنگ افزائی دہن ہی کیے عنوان مسواک

مجمع خوبی و اوصاف یہ وہ لکڑی ہے
مصطفٰے جسکے ہیں وصاف یہ وہ لکڑی ہے
صدر شیطان میں کرے شگاف یہ وہ لکڑی ہے
حلق قاری کو کرے صاف یہ وہ لکڑی ہے

کھول آواز کو کرتی ہے خوش الحان مسواک

نقل کرتی ہیں کہ جسکو کہ ہی عادت اسکی
کیوں نہ طاعت رہی مقرون اجابت اسکی
قدسیاں کرتے ہیں ہر حال حفاظت اسکی
کہ مضاعف ہی مدارج میں اطاعت اسکی

ہے نمازی کے تئیں موجب رضوان مسواک

راوی کہتا ہی بصد حسرت و رنج و رقت
جان اطہر جو ہوئی مائل رب العزت

ہوا در پیش نبی جبکہ زمان رحلت
تہ مسواک تھے دندان شریف حضرت

واپسین وقت بھی کی ختم رسولان مسواک

مخمس داطہر

مارا لعین نے آپکو خنجر نماز مین
بے آب ابن ساقی کوثر نماز مین

لاکن دھرا رہا سر حیدر نماز مین
شبیر سا خباب دیا سر نماز مین

مارے گئے ہین عاشق داور نماز مین

خاصونکو بندگی مین یہ حاصل حضور تھا
کیا حال مین رقم کرون انکی نماز کا

رہتا نہ تھا خیال سر و پا انہین ذرا
سجاد کو خبر نہوئی گہر جلا دیا

یون محو حق تھے آل پیمبر نماز مین

جب تیر پاؤن مین تھا لگا بو تراب کے
مولا تھے جبکہ سجدہ مولا مین سر بسر

دشوار تھا نکالنا ازبسکہ درد سے
اسوقت مین نکالا حکیمون نے کھینچ اسے

پائی خبر نہ حیدر صفدر نماز مین

مصروف پنجگانہ تھے سلطان اولیا
کرتے تھے بانیر نہ ہرگز کبھو قضا

دایم صلوٰۃ و صوم مین تھے مبر طالیفا
یہ گریہ بندگی مین اویس قرن کا تھا

ابر مژہ سے گرتے تھے لوہر نماز مین

بندہ امین حق ہے و ولیعت نماز ہے
ہر عصیان موجب رحمت نماز ہے

بندہ کو بہترین عبادت نماز ہے
مفتاح گنج خلوت و جلوت نماز ہے

کھلتا ہے واردات سی اگ در نماز مین

ہوتے ہین جمع صومعۂ ذو المنن کے بیچ
شغل خدا مین گاہ جمش گہ سخن کے بیچ

خلوت ہر ایک کو ہے یہان انجمن کے بیچ	آسان نماز یونکو سفر ہے وطن کے بیچ

سیارِ آسمان ہین زمین پر نماز مین

ہے ایک فرق انکے ہبوط و صعود مین	وابستہ ہین عروج و نزولی قیود مین
باندھے ہین گرچہ ہاتھ ولیکن کشود مین	کرتے ہین یہ مراقبۂ حق قعود مین

پاتے ہین سر کو رہ کہتے ہین جب سر نماز مین

کرتے ہین سالکانِ طریقت قیام شب	مدِ نظر ہے انکو دوام اہتمام شب
عباد کو نماز ہے حسن مرام شب	زہاد کو حرام کہ ہووین بنیام شب

پاتے ہین اک حلاوتِ دیگر نماز مین

کیا انس و جن نماز مین ہر ایک ذات ہے	جو نخل ہے قیام سے صرفِ صلوٰۃ ہے
اور دوام و دو در رکوع سے پائی برات ہے	ہر مور و مار سجدہ مین دن اور رات ہے

حتی کہ ہے قعود سے پتھر نماز مین

تخلیق جن و انس ہوئی از پئے صلوٰۃ	کرنا ادا صلوٰۃ کا بندے کی ہی برات
سب دور کر کے دل سے حجابِ تعلقات	ہو سوئے حق رجوع اوٹھاتی ہین جبکہ ہات

کھلتے ہین سیر عرش کو دو پر نماز مین

کہتے ہین بوہریرہؓ کہ پیغمبرِ زمان	فرمایا ہر صباح ملایک بر آسمان
خالق سے عرض کرتے ہین اعمال بندگان	اللہ کرے کہ ہون مرے اعمال یون بیان

چھوڑا جہانِ فانی کو اطہر نماز مین

مخمس اطہر

اذان سحر کی ہوئی مومنو نماز پڑھو	گذاری خواب مین شبکو جگو نماز پڑھو
جبین کو سجدۂ حق مین دھرو نماز پڑھو	چراغ قبر مین روشن کرو نماز پڑھو

تیاری حشر کی کر لو سنو نماز پڑہو

نبی سے یاروں نے امت کا جب نشان پوچھا — تو آپنے دہین غر المحجلین کہا
نشان دینگے وضو کا تمہارے سب اعضا — بروز حشر پچہانت کا یہ سبب ہوگا

تو بس ہمیشہ وضو سے رہو نماز پڑہو

طریق اہل دل وکسب اہل راز نماز — یہیں شیوہ خلوت سرای ناز نماز
ہے سالکان طریقت کا برگ وساز نماز — حصول خلقت ما وشما نماز نماز

حدیث مصطفوی دیکہ لو نماز پڑہو

نماز یون ہی کے خاطر ہے خلد کا گلزار — نماز یون ہی کے خاطر ہے جنت وانہار
نماز یون ہی کے خاطر ہے نیک آخر کار — نماز یون ہی کے خاطر خدا کا ہے دیدار

پڑہو نماز خدا سے ملو نماز پڑہو

نمازی خلد میں ابرار کا پڑوسی ہے — نماز موجب رفع غم وفسوسی ہے
فلک فدای نمازی بصد شموسی ہے — نماز والون کو مرقد میں نوعروسی ہے

خوشی ہو قبر میں نوشہ بنو نماز پڑہو

نمازی حشر میں غر المحجلین آوے — نمازی حشر میں رشک مہ مبین آوے
نمازی جبکہ سوے جنت برین آوے — تو اسکے لینے کو غلمان وحور عین آوے

چلو بہشت میں دایم رہو نماز پڑہو

ہر ایکوقت موذن تمہیں بلاوے ہے — بہت عجب ہی کہ مسجد کو تم نہ آوے ہے
یہ کیا خیال ہے پہر تم کدہر کو جاوے ہے — خدا کو حشر میں کسطرح منہ دکہاوے ہے

کف افسوس نہ فردا ملو نماز پڑہو

جو بے نماز ہو صحبت سے اسکے دور رہو — کہ شامت اسکی مبادا نہ گہیر لے تم کو
قضا نماز نہ ہووے تمہاری اے یارو — مثال تیر کے صحبت سے اسکی تم بہاگو

سخن کو ماہنو اطہر چلو نماز پڑھو

مخمس اطہر

جو پاکباز ہین اطہر نماز پڑھتے ہین
ہین جو کہ عاشقِ داور نماز پڑھتے ہین
تمام رات بھی دن بھر نماز پڑھتے ہین
نہ ہمسے پوچھیے کیونکر نماز پڑھتے ہین
کہ قبر مین بھی پیمبر نماز پڑھتے ہین

مفسرانِ سخنور نماز یون ہین ہین
مجاہدانِ مظفر نماز یون ہین ہین
موحدانِ مبشر نماز یون ہین ہین
جو حکمِ حق پہ دہرین سر نماز یون ہین ہین
معینِ دینِ پیمبر نماز پڑھتے ہین

حدیثِ خیر بشر ہین نماز یون ہین ہین
بھی خیرچہ دین گر اگر ہین نماز یون ہین ہین
سخن جو رشکِ گہر ہین نماز یون ہین ہین
اگر فرشتہ بشر ہین نماز یون ہین ہین
قلیل بندے ہین اکثر نماز پڑھتے ہین

خدا یہ رتبہ کیا ہے نماز یونکا بلند
سجود کے بھی قیام و قعود کے پابند
کہ آج جس طرح پہ طاعت سی ڈالتے ہین کمند
فلک جلاوے ہی جنکے نظر کو جیسے سپند
کہ قدسیون سے برابر نماز پڑھتے ہین

یہ خطبہ خوان ہے کہ یا ہے ستونِ حنانہ
رواق و منبر و محراب مین ہی جانانہ
جو حمد و نعت مین رولے ہی منہ سے دردانہ
یہ جھومتے ہین جو نزدیکِ حوض مستانہ
تو گویا برلبِ کوثر نماز پڑھتے ہین

یہ مسجدین ہین کہ اطباقِ آسمان ہین یہ
نعیم حق کے جو موعود ہین یہان ہین یہ
ملک سے جسمین صفوف مصلیان ہین
کہان رہین یہ اذان ہو جہان وہان ہین
جدا جدا ہین پہ ملکر نماز پڑھتے ہین

صفا دل اور صفا جسم اور صفا جامہ
کتاب صاف قلم صاف اور صفا خامہ

حدیثِ مصطفوی جنکا ہے نسب نامہ
سمجھیگا جنتِ ماویٰ ہین اُن کا ہنگامہ

عبادِ خالقِ اکبر نماز پڑھتے ہین

یہ پنجوقت وضو مین جو کرتے ہین مسواک
مثالِ مہر ہیگے شفاف دانت منھ ہی پاک

دیا خدانے تصرف مین اُنکے آب اور خاک
خدا کے خوف سے از بس ہو مضطر و غمناک

کہ شب کو چھوڑ کے بستر نماز پڑھتے ہین

برات و قدر کی شب مین قیام کام اُن کا
کرین تلاوت قرآن مدام کام اُن کا

رکھین نہ رمضان مین صیام کام اُنکا
کبھی چھوڑین بدعت و فعلِ حرام کام اُنکا

جنھون نے حکم خدا پر نماز پڑھتے ہین

لکھا ہوا ہے یہ اکثر نمازیون کے لیے
بہشت و جنت و کوثر نمازیون کے لیے

مکان ہے خلد کے اندر نمازیون کے لیے
چراغ و مسجد و منبر نمازیون کے لیے

جو فضلِ حق سے ہین منبر نماز پڑھتے ہین

طوافِ کعبے کو اطہر نمازی آتے ہین
کہان زیارتِ حضرت سے فیض پاتے ہین

خدا کے گھر کو کہان بے نماز جاتے ہین
کہان وہ سیرِ مدینے سے حظ اوٹھاتے ہین

کہان جہول و ستمگر نماز پڑھتے ہین

ترجیع بند در تمنّائے زیارتِ [illegible]

پہلے ہی نہین دل کہین کیا کہیے کدہر جائین
کیا چیز ہے حب الوطن اب چھوڑکے گھر جائین

چلنے کی نہ تدبیر کرین جی سے گذر جائین
چہتا ہے جو دل اپنا وہی کیون نہین کر جائین

آوارۂ غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو ای کاش مدینے مین ہی مر جائین

زوّار بھی سر سے سفر کرتے ہین افسوس
زائر کو شفاعت کی خبر کرتے ہین افسوس
ہم عمر وطن ہی مین بسر کرتے ہین افسوس
افسوس کہ ہم کان نہین دھرتے ہین افسوس

آوارہ و غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو اے کاش مدینے مین ہی مرجائین

جانے نہین دیتا ہے تو مین جاؤنگا اے چرخ
جاؤنگا مدینے کو نہ پھر آؤنگا اے چرخ
بس اب نہین پھر خونِ جگر کھاؤنگا اے چرخ
جیتا نہین جاؤنگا تو مر جاؤنگا اے چرخ

آوارہ و غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو اے کاش مدینے مین ہی مرجائین

ہم سر سے چلین گر ہمین ہاتھ آئے مدینہ
گر جانتے ہی آشفتۂ مولائے مدینہ
رہ جائیے کہان چھوڑ کے پھر جائے مدینہ
چل اے دلِ وحشی سوئے صحرائے مدینہ

آوارہ و غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو اے کاش مدینے مین ہی مرجائین

جاوین گے مدینے کو تو زوار بنینگے
اس راہ مین ہون خار تو گلزار بنینگے
اور رحمتِ یزدان کی سزاوار بنینگے
نظارگیِ روضۂ سالار بنینگے

آوارہ و غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو اے کاش مدینے مین ہی مرجائین

کیون اپنے پیمبر کی زیارت نہ کرین ہم
کیونکر گلِ امید سے داماں نہ بھرین ہم
سر کیون نہ درِ روضۂ اقدس پہ دھرین ہم
مرنا ہی تو پھر کیون نہ مدینے مین مرین ہم

آوارہ و غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو اے کاش مدینے مین ہی مرجائین

کیا اس دلِ مضطر کو بلاوا نہین آیا
چلنے کا جو تا حال ارادہ نہین آیا

اٹھہر جو گیا وقت دوبارہ پھنین آیا
ایسا نہو بولین کہ فلان گیا نہین آیا

آوارۂ و غربت زدہ ہو گھر سے سفر جائین
مرجائین تو اے کاش مدینے مین ہی جائین

قصیدہ در بحر طویل المؤلفہ

کوئی کہدے عرض یہ شاہ سے جو تمہارا العل غلام ہے بدرود آپکو یا نبی کہی لاکھ اُسکا سلام ہے
ہے یہ عرض بعد سلام کے کہ جہان تمہارا مقام ہے وہان اُسکو شاہا بلایئے یہی شوق دلکو مدام ہے
مجھے اپنے پاس بلایئے مجھے اپنا روضہ دکھایئے مجھے اپنے در پہ بلایئے مجھے یاد سے نہ بھلایئے
نہ رُلایئے نہ رولایئے غم ہجر مین نہ گھلایئے مجھے یاد سے نہ بھلایئے یہی شوق شاہا مدام ہے
یہان ہجر غم مین ہے دل طپان یہان دل ہے درد سے نیم جان یہی دلسی ہیگی صدا کہ ہان مجھے دو وہان مجھے دوا
کہو حبذا تمہاری شہ زمان مین ہون کہان مین رہون کہان تو بلا قریب مجھے وہان نہین مجھکو ہند سی کام ہے
نہین کام کسی سی ہے مجھے بسر تو دلکو خواہش مال و زر نہ تو سلطنت کی ہوس ہے تر نہ کسی سے غرض ہے ایک پہر
ہان ہوس ہے دلکو یہی مگر کہ مدینہ پاک مین دو ستر مجھے تو بلا شہ بحر و بر یہی عرض صبح و شام ہے
تمہین چھوڑ کر مین ہون کہان مجھے کبھی اشتہ الس و جان مجھے جا مدینہ مین دو وہان اے شفیع و سرور دو جہان
مین غلام ہون مین ہون مدح خوان مین ہون جان و دل سے نثار ہان کرون کیا مین حال دل کی بیان کہ ہجر جو یہ حرام ہے
شہا جیسے خواب مین آئی ہو مجھے اپنا چہرہ دکہائی ہو مجھے پاس اپنے بلائی ہو مجھے اپنی بزم دکہائے ہو
مجھے جیسا شاد بنائی ہو مجھے جیسا عشق لگائی ہو اُسیطرح قریب مین جائے ہو یہی عرض شاہا مدام ہے
ہے یہ عرض حافظ بینوا الصد التجا الصد التجا مجھے اپنا روضۂ پر ضیا دو شہا برائے خدا دکہا
یہی آرزو یہی مدعا یہی عرض ہے یہی التجا مجھے جلد ہند سے تو بلا نہین مجھکو ہند سے کام ہے

از مؤلف

جدہر مین کھڑا ہون ادہر تو ہی حاضر جدہر تو ہے حاضر وہی جا ہے ہو ہے

جو ہو کا مکان ہے وہ ہی خاص تیرا دہان جسجگہہ دیکھو بس تو ہی تو ہے

ہر اک جا ہے ہر گھٹ مین ہر سر کہ مین جدہر دیکھو آتا نظر تیرا جلوہ

تو ہر رنگ رنگا رنگو مین ملا ہے نحن اقرب کی ہر چہار سو ہے

الٰہی تو حاضر و ناظر ہے ہر جا الٰہی تو اول و آخر ہے ہر جا

الٰہی تو باطن و ظاہر ہے ہر جا الٰہی ہر ایک جا تیری آرزو ہے

کوئی مست ہے کوئی مجنون ہوا ہے کوئی وجد کے حال مین گھومتا ہے

کوئی خود سے بیخود ہو یہ کہہ رہا ہے مین تیرا ہون ای ربنا مجہ مین تو ہے

کوئی عاشق حور کوئی پری ہے کسی کے ہوس دلمین زر کی بھری ہے

کوئی پیر ہے اور کوئی جوہری ہے یہ سب ہین مگر سبکا منتہا تو ہے

تری یاد ہر دل مین ہر دم ہے داور ترا ذکر رہتا ہے ہر جا ہے اکثر

ترا جلوہ کونین مین ہیگا اظہر جہان دیکھو دکھتا تو ہی ہو ہو ہے

پکارے ہے معبود کو کوئی اپنے کوئی رام و لچھمن کی سیوا کرے ہے

کوئی مست ہو حال اپنے سے بیخود تجھے ڈھونڈھتا جابجا کو بکو ہے

خدا وحدہ لاشریک لہ کو احد جان کر شرک کرتے ہو پھر کیون

کہین لنگ مہادیو کا پوجتے ہو برہمن تمہاری یہ کیا گفتگو ہے

ہو تم کون کیا تھے کہان تھے ہوئے کیا اصل کو تو آپ اپنی سوچو ذرا

اسے بھول کر مت پکارو کسی جا یہ حافظ کا وعظ و نصیح آپکو ہے

از کاتب

ای شاہ دو عالم تو ہر چند بخیل و جہک للفقری

تیرے حسن وجمال پہ صل علی کہین حور وملایک جن وپری
دیکھو دیکھو سکھی کیسی بات کھری ہے مورا پیا فقرو فخری

واکی چال نری اور ڈھنگ نرا واکی ہیت کی ریت نری سگری
برشمع رخت پروانہ شدم وز فرقت تو دیوانہ شدم

تورے بتان پرون تو مدینے بلا مجھے یہان ہین ممبئی نگری
توری لیلون بلیان مورے پیا تورے دیکھن کو ترسے ہے جیا

واری واری مین جاؤن تجھ پہ شہا از چشم عنایت گر نگری
شد چاک دلم از درد والم گیو تن سے نکس کے جیا ای پیا

فی ھجرک مت یا اجل کیف انت بحالی ما تدری
ہٹرن آکے پئے ہان وچ دریا ساڈے بیڑی لون سائین پار لنگھا

تیڈے عشق دی سوجان نے مار گھتا سانوں تھی پئی ہے ہٹرن بے خبری
مدت سی مدینے کا ہون طالب ہے عشق نبی دل پر غالب
چل بیٹھین مدینے مین اے کاتب اب تھوڑی رہی ساری گذری

قصیدہ فارغ

ہزاران درود اور ہزاران سلام — بروح محمد علیہ السلام
بمقدار ذرات وانفاس کل — ہو رحمت خدا کی نبی پر مدام
کہان نعت اوسکی ہو مجھ سے رقم — ثنا مین ہے جسکی خدا کا کلام
ہے طہ ویس جسکی ثنا — او روالیل زلف دوتا لا کلام
بشیر و نذیر سراج منیر — وہ عالم کی رحمت ہے خیر الانام
ہو دوزخ کے صدمو ن سے اوسکو نجات — اگر صدق دل سے جو لے اوسکا نام
ثنا گو ہے اوس کا خدا ے کریم — اور جن وملک انس کل خاص وعام
سدا اوسکے روضہ پہ رحمت نثار — ہین دربان اوسکے ملایک تمام

زمین ہے مدینہ کی بہتر ز عرش — تن پاک ہے آپ کا جس مقام
نگہبان ملایک مزار شریف — پڑھین نت درود ان ہمہ صبح و شام
خدا یہ منصب اونھین کو دیا — یہی اونکی طاعت یہی اون کا کام
زہے اوسکی قسمت جو نت بھیجے درود — بروح پیمبر علیہ السلام
الٰہی بحق محمدؐ نبی — عطا کر تو ہمکو وہ دار السلام
دے توفیق تا ہم کرین بندگی — دکھا راہ سنت حلال و حرام
شریعت کے احکام لاوین بجا — کرین رات دن اوسکا ہم اہتمام
بچین شرک و بدعت کبائر سے ہم — رضا پر تیری ہم کرین سارے کام
خدایا مناجات کر یہ قبول — ہے فارغ کی اس جا دعا اختتام

قصیدہ تمنا

مالک الملک وہ عظیم الشان — وحدہٗ لا شریک ہے رحمان
ذات پاک اوسکی بس مبرا ہے — مثل ہو مانند اور ز وہم و گمان
اوسکے جملہ ملایک عالی صفات — نہ ہین نر اور نہ مادہ ہین یکسان
اور بیشک رسول اوسکے ہین — احمدؐ پاک باعث امکان
چار اصحاب آپکے عالی — پہلے صدیقؓ بو بکر ذیشان
دوم عادل عمرؓ ہین وہ فاروق — سوم عثمانؓ ہین جامع القرآن
ہین چہارم وہ حیدر کرارؓ — شیر یزدان علیؓ شہ مردان
چھوڑ غفلت ز گوش دل یارو — ہو کے ہشیار تم سنو یہ بیان
طاعت حق ہے تم پہ فرض العین — رہکے باز اوس سے کرتے ہو نقصان
کیسی غفلت یہ ہے ہے افسوس — چھوڑوین آپ چلتے ہو رہ شیطان
دنیوی شغل ہی مین صبح و شام — مبتلا ہوکے رہتے ہو حیران

ہے یہ دو روزہ کچھ نہیں قایم
رب کہا کل من علیہا فان

دم کے تئیں جان لو غنیمت تم
حشر کا کچھ کرو سر و سامان

مزرعۂ آخرت یہ دنیا ہے
اسمین نیکی کرو ہو راحت وان

چشم عبرت سے دیکھیے کر غور
خوش کلام مجید کے درمیان

ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْل
خالق خلق نے کیا یہ عیان

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃ
یہ بھی نازل ہوا ہے در فرقان

حکم اللہ اور پیغمبرؐ
دونوں لاؤ بجا تم از دل و جان

پنجگانہ نماز تم پڑھیو تو
اور رکھیو بھی روزہ رمضان

مال رکھتے اگر بقدر نصاب
دو زکوٰۃ اوسکی موجب فرمان

جاؤ حج کو اگرچہ طاقت ہو
از پے شوق دل و جان قربان

پاؤگے امن حشر مین بیشک
اور جنت مین محل عالیشان

جسنے فرمان حق و پیغمبرؐ
نہین مانا وہ پاویگا نیران

مت کرو تم نماز مین سستی
کہ ہے حایل ز آتش سوزان

موجب مرضی خدا ہے نماز
یہی کشاینده ہے در غفران

جب مصلی روان ہو سوے جنان
کرین تعظیم حور اور غلمان

یا الٰہی تو مومنوں کو سب
راہ بد سے مدام رکھہ بہ امان

باز آوین حسد و کینہ سے
بدعت و شرک سے بھی از عصیان

ہے تمنا کی یہ دعا ہر دم
تیری درگاہ مین اے رب جہان

از طفیل نبیؐ و آل پاک رضؓ
خاتمہ خیر کر تو با ایمان

قصیدۂ فارغ

کاش کے کوے محمدؐ مین جو بستر ہوتا ۔ ہند مین کاہیکو سرگشتہ و ابتر ہوتا
گرسگ کوے مدینہ جو مین ہوتا واللہ ۔ سگ اصحاب کہف سا مین مخیّر ہوتا
شاق ہے دلپہ میرے اسقدر جدائی اوسکی ۔ خوب ہوتا در اقدس پہ میرا سر ہوتا
چومتا چوکھٹ دلدار یہ کہتا رو رو ۔ کاش کے مرنا یہین میرا مقدر ہوتا
وادی فرقت جانان مین بدشت و صحرا ۔ یون نہ پہرتا جو مرا بخت یہ یاور ہوتا
ہم بھی الفت کی چمن کا کہاتی میوہ چن چن ۔ نخل امید ہمارا جو مثمر ہوتا
قافلے جاتے ہین ہر سال مدینہ کو چلے ۔ ہم بھی جاتے جو اگر زاد میسر ہوتا
مثل سیماب تڑپتا ہے مرا دل بر مین ۔ آتش عشق نہ ہوتی نہ یہ مضطر ہوتا
دیکھتے آنکھون پہر دل کو تسلی دیتے ۔ آگے منظرون کے اگر روضۂ انور ہوتا
بیقراری دل بیتاب کو ہوتی نہ کبھی ۔ میری آنکھو مین کھپا قبۂ اخضر ہوتا
دربدر پہرتا نہ یون خاک بسر صبح و مسا ۔ دل مرا محو تجلاے پیمبر ہوتا
عشق احمد مین جو مرجاے شہید اکبر ۔ مین بھی اس عشق مین مرتا تو کیا کم ہوتا
دل ناشاد رہا ہجر مین اوسکے بیمار ۔ نوبت اب تو بھی نہین اوسکو موثر ہوتا
ہم بھی جا پہنچتے مدینہ مین وہی آجایت ۔ خضر سا کوئی ہمارا جو یہان رہبر ہوتا
حال دل اپنا مین لکھتا جو تمامی فارغ ۔ مثل طومار کے اک اور یہی دفتر ہوتا

غزل اشہر

شفاعت کی تمنا ہے محمدؐ کی عنایت پر ۔ ریاضت پر سخاوت پر نہ کچھ اپنی عبادت پر
وہی محبوب حق کا باعث ایجاد عالم ہے ۔ لکھا ہے نام اقدس آپکا دروازے جنت پر
ملا کرتے ہین مقصود دو عالم ایک عالم کو ۔ قرائن جب تصور ہوتا ہے مدحت کی صورت پر
مشرف کر خداوندا مجھے اونکی زیارت سے ۔ یہان سے کعبہ کو چلین وہان سے اونکی تربت پر

کہلین گے دفتر اعمال جب امت کی محشر مین ⁂ کریگا تصفیہ وان بادشہ تیری عدالت پر

مجھے نام مبارک ورد ہی اور عشق حضرت سے ⁂ تعلق کیا ہی دنیا کو سری اس درد و محنت پر

شب معراج بخشا یا ہی تم نے اپنی امت کو ⁂ بھلا نازان نہ کیون ہو وینگے ہم ایسی شفاعت پر

ہمیشہ ابر کا سایہ تھا جنکے فرق اشرف پر ⁂ حسد کش رہتا تھا گردون اسیکی ماہ طلعت پر

تمنا ہے یہی اشہر ہمین دن رات حضرت سے ⁂ مدینہ مین پہونچ زائر رہین ہم انکی تربت پر

غزل در مدح غوث پاک رضی اللہ عنہ

شہ بغداد سی کہنا سری حال پریشان کو ⁂ مصیبت آفت و محنت سری اس درد ہجران کو

نہ تقوی کا تصور ہی نہ زاہد ہون نہ ہین عابد ⁂ دو عالم مین وسیلہ ہے تمہارا اس پریشان کو

بلالو آستانہ پر مین خادم ہون اسی در کا ⁂ یہی حسرت ہی اک دل کو تمنا ہی پریشان کو

جلو مین کسکے جبرئیل ہو فرشتہ چھو لا کسکو دین ⁂ یہ رفعت کسکو ہی رتبہ ملا ہی شاہ پیران کو

تفاخر ہے زہی عزت کہاتا ہون مرید انکا ⁂ شرف حاصل ہوا ہی جسکے باعث سے یہ گیلان کو

نہ سوجھی مجھے فرحت خوشی کو غم سی بدلون ہون ⁂ کہان نالہ سے فرصت ہی دل مغموم حیران کو

قیامت کسکو کہتی ہین حشر کیا چیز ہے صاحب ⁂ جلالت کا یہ رتبہ ہی سری اس پیر پیران کو

وہی محبوب ہوتا ہی قبول حق دعا جسکی ⁂ اجابت اسکا خادم ہو کہ چھوڑی حق اسرار انکو

نگاہ پاک حضرت کی پڑی جو تجھ پہ ای اشہر ⁂ پہونچ ملکوت کو پہاڑ دیگا وہ اپنے گریبان کو

غزلیات

سورۂ والشمس از بر مجھکو کرنا چاہیے ⁂ روے انور یا نبی مجھکو دکھانا چاہیے

روے گنجینہ صفا مجھکو بتانا چاہیے ⁂ دولت دیدار حاصل مجھکو کرنا چاہیے

وقت نزع کے مجھے جلوہ دکھانا چاہیے ⁂ سختیان سب دور ہون کلمہ پڑھانا چاہیے

ہم تو عاصی ہین کہینگے آپ سے روز جزا ⁂ مغفرت خواہ ہین ہمین اب ساتھ لینا چاہیے

یون ہی مرجاؤن اگر عشق رسول پاک مین
مرحبا صد مرحبا تربت پہ پڑھنا چاہیے

آنکھین رگڑونگا ہی کے پانو پر گر ہو نصیب
آرزو دیدار ہی مجھکو دکھانا چاہیے

بعد مردن قبر سے اوٹھے اگر تیرا حیات
قرب خالق اسکو اکدم مین دلانا چاہیے

قصیدہ لمولفہ

اے بزم مصطفے ای سبکو آنا چاہیے
عاشقان مصطفے تشریف لانا چاہیے

آج ہے ذکر پیمبر آج ہی نعت رسول
دوستو سنکر ذرا ایمان لانا چاہیے

سید الثقلین پر پڑھکر درود دین دوستو
مرتد شیطانکو زنجیر مین بنہانا چاہیے

شافع روز جزا کی شان ہی خلق عظیم
جاہلونکو یہ نصیحت اب سُنانا چاہیے

عالمون اور عابدون کی ہاتھ سے اور دو راست
گوشمالی بیوقوفونکو دلانا چاہیے

منکر دین جو کہ سوتی ہین لگے شیطانکے مرید
ٹہوکر اسلام سے اُنکو جگانا چاہیے

الفت خیر الورا کو ہر زمان ای دوستو
صادق الایمان کو دلمین جمانا چاہیے

داخل میلاد ہین اسوقت سب جن وملک
دوستون کو سر کے بل لازم ہی آنا چاہیے

چاہتے ہو گرچہ جنت تو پڑھو اُنپر درود
محفل میلاد مین چپ بیٹھنا نا چاہیے

مدحت سلطان عالم کیونہ مین یارو لکھون
عاقبت باخیر کا کچھہ تو ٹہکانا چاہیے

توشۂ عقبی نہ گر پیدا کرون تو کیا کرون
حشر مین پیش خدا کچھہ تو بہانا چاہیے

شانمین حضرت کی حافظ اک قصیدہ اور ہی
پڑھ کی سب حضار مجلس کو سنانا چاہیے

قصیدہ لمولفہ

مجھے جلد آ دکھا منظر غوث الاعظم
نہین مجھسے ہوتا صبر غوث الاعظم

دکھا دو دکھا دو مجھے روے انور
یہی دمبدم ہے ذکر غوث الاعظم

کسی حال دل اپنا جا کر سُناؤن
تمہین کو ہے میری فکر غوث الاعظم

کرون جان اور مال تمپر تصدق
منظر آؤ مجھکو اگر غوث الاعظم

بلا لو مجھے پاس اپنے ہمیشہ مین تو — رہون چھوڑ کر اب کدہر غوث الاعظم
تمہین مقصد دل نہان آپ سے ہے — تمہین حال ہے سب خبر غوث الاعظم
دکہا دو جمال اپنا حافظ کو جلدی — بہت دن سے ہے منتظر غوث الاعظم

قصیدۂ فارغ

سرتاج اولیا بخدا ہین جناب غوث — مقبول کبریا ہین ملا ہے خطاب غوث
ارشاد ہے مریدونکو حضرت کی پیروی — باور نہو تو دیکہہ لو جا کر کتاب غوث
جو اُنکے قول و فعل پہ کرتا ہے نیت عمل — بیشک وہ پایا دنیا مین راہِ ثواب غوث
منکر جو میرے قول کا منکر ہے غوث کا — ہے منکرون کے حق مین سراسر عتاب غوث
یارب جناب غوث کا فارغ ہے معتقد — دکہلا جمال پاک اوٹہا دے نقاب غوث

قصیدہ لمؤلفہ

قضا جو سامنے آکر کہڑی تو سوجہ پڑی — جو شکل موت کی دیکہا پڑی تو سوجہ پڑی
ہزارون طرح سے تدبیر کی طبیبون نے — ملی نہ موت کی آخر جڑی تو سوجہ پڑی
جو بعد مرگ کیا سب نے لیکے جا مدفون — جو سر پہ خاک یکایک پڑی تو سوجہ پڑی
دیا جو دست مین پڑہنے کو نامۂ اعمال — جو دیکہا جرم کی پاٹی پڑی تو سوجہ پڑی
وہان یہ دولت و حشمت گیا تمامی بہول — جو مار گرز کی تن پر پڑی تو سوجہ پڑی
یہان تو چین سے اپنی بسر کیے اوقات — قریب موت کی آئی گہڑی تو سوجہ پڑی
جب آ کہڑے ہوے منکر نکیر پرسش کو — ندای قہر کی جب دی کڑی تو سوجہ پڑی
کہے ہے بول خدا کون امتی کس کا — لگائی ایک ہی کہکر چہڑی تو سوجہ پڑی
بہت ہی وقت وہ مشکل ہے وای غم حافظ — قضا جو سامنے آکر کہڑی تو سوجہ پڑی

قصیدہ لمؤلفہ

باعث چرخ برین ذات رسول عربی
عرش کی ہو گئی تمکین ذات رسول عربی

حق نی لولاک لما شان مین انکی ہی کہا
ہی شہنشاہ یقین ذات رسول عربی

شب معراج بلا عرش پہ مختار کیا
کتنی ہے حق سے قرین ذات رسول عربی

ایک پل مارتی ہی عرش پہ جاکر پونہچے
پایہان تھی کہ وہین ذات رسول عربی

کون ایسا ہے بہلا شرف رسل تبلادو
ماسوا ہادی دین ذات رسول عربی

عاشقو ورنجا لو نشہ کونین کو تم
ہے جہان چاہو وہین ذات رسول عربی

کون فردوس مین رکیگا ہمین جانیکو
ہمکو حامی ہے یقین ذات رسول عربی

خوب جانی ہے خدا آیکا رتبہ حافظ
مالک خلد برین ذات رسول عربی

قصیدہ بنوا

مجھ گور پر کرلو نظر یاران خدا کے واسطے
رکھیو رحم کی تک نظر یاران خدا کیواسطے

مین جا بسا اوجڑ مکان دیواتی پاون انتہون
تم بخشیو نور قرآن یاران خدا کیواسطے

آوی قبر مین بہت ڈرہی سانپ بچہو کا وہ گہر
قل فاتحہ جا یو سو پڑہ یاران خدا کیواسطے

آو میری تربت اوپر دو فاتحہ شربت اوپر
دیکھو میری غربت اوپر یاران خدا کیواسطے

سنیو تمہین چہیلا حرف دیوی خدا تمکو شرف
دیکھو میری غربت طرف یاران خدا کیواسطے

یہ آرزو ہی تم ستی بانٹو سو اپنی دوستی
مسجد مین دو دیو اپنی یاران خدا کیواسطے

گر ہی محبت دین کی تو روح مجھ مسکین کی
سورۃ پڑہو یٰس کی یاران خدا کیواسطے

اس راہ پر جب آ چڑہو تب مہربانی تم کرو
سورۃ تبارک کی پڑہو یاران خدا کیواسطے

ہی دہوپ مین میری قبر اونہین ہی سایہ یہ چہتر
مسکین کی لیجو خبر یاران خدا کیواسطے

مجھ رکھ قبر مین اکیلا ہر ایک اٹھ گہر کو چلا
ایسا نہ تم دیجو بہلا یاران خدا کیواسطے

مت جا یو مجھکو بہول تم آ جہاڑیو پلک وہ دہول تم
پیچھے پڑا ہو بہول تم یاران خدا کیواسطے

سارا قبیلہ پہر گیا کوئی نہ دلاسے کو رہا
رکھیو مسافر سے میا یاران خدا کیواسطے

سوئی جنگل مین جالبسا کیڑونکے گھر مین آلبسا
تم یاد کرنا یہ دعا یاران خدا کیواسطے

میری خبر تم لیجیو ٹکڑا گدا کو دیجیو
احسان اتنا کیجیو یاران خدا کیواسطے

یاران سنو اس بات کو مت بھولیو سنگات کو
آو جمعہ کی رات کو یاران خدا کیواسطے

پڑھیو درودین بعد از و قل ہو اللہ احد
اتنا مجھے کر لیو مدد یاران خدا کیواسطے

مین ہون غریب بنیوا میری قبر کے پاس آ
رحمت سیتی کرنا دعا یاران خدا کیواسطے

قصیدۂ وفا

کرو مجھ پہ لطف و کرم غوث الاعظم
ہون مین مبتلائے ستم غوث الاعظم

تو وہ ہے شہ ذوالکرم غوث الاعظم
گدا ہے ترا شاہ جم غوث الاعظم

اگر سنگ در آپ کا دیکھ لیوے
برہمن نہ پوجے صنم غوث الاعظم

برائے خدا دو ہمین اب رہائی
کہ ہین ہم گرفتار غم غوث الاعظم

میرے دلمین ہو آپکا داغ الفت
مین جب جاؤن سوئے عدم غوث الاعظم

ہے کاندھے پہ ہر ایک قطب و ولی کے
تمہارا مبارک قدم غوث الاعظم

تمہاری تمنا گوئی کا میرے دل سے
نہ ہوگا کبھی شوق کم غوث الاعظم

جو ہے عین شوق جمال منور
رہا کرتی ہے چشم نم غوث الاعظم

غلام آپکا ہون مرید آپ کا ہون
تمہارا ہی بھرتا ہون دم غوث الاعظم

جو تم مہربان ہو تو کل مہربان ہو
فلک کر سکے کیا ستم غوث الاعظم

قسم کی آنکھون کا سرمہ بناؤن
جو پاؤن مین خاک قدم غوث الاعظم

میری ناؤ کو اب کنارے لگا دو
کہ ہون غرق دریائے غم غوث الاعظم

کہ ہر جاؤن مین چھوڑ کر آپ کا در
ہو تم باب شہر کرم غوث الاعظم

یہی عرض ہے عبد قادر وفا کی
کرو مجھ پہ لطف و کرم غوث الاعظم

قصیدہ لمؤلفہ

دنیا دو روزہ ہی مخبر پہر ہم کہاں اور تم کہاں | مت عمر ناحق کر بسر پہر ہم کہاں اور تم کہاں
ایسا وہ اکدن آئیگا نا بات کرنے پائیگا | روح قبض کر لیجائیگا پہر ہم کہاں اور تم کہاں
کہاں ہی سکندر ذوالقرن جمشید و لقمان اہل فن | آخر گئے حب الوطن پہر ہم کہاں اور تم کہاں
ہی قصر کسری اب کہاں شاہ فریدون کا مکان | آخر ہوئی ساری نہاں پہر ہم کہاں اور تم کہاں
ہی سخت جا وہ مہربان جسکا نہیں ہوتا بیان | دو روز کا ہی یہ جہان پہر ہم کہاں اور تم کہاں
جو صاحب ایمان ہی اُسکے تئین پہچان ہے | دو دن کی ہاں تک گذران ہی پہر ہم کہاں اور تم کہاں
دنیا دو روزہ ہی میاں باقی رہا کوئی نہ میاں | آخر فنا سب ہے جہان پہر ہم کہاں اور تم کہاں
حافظ بچارا تم مین تھا اب چہوڑ کر تم کو چلا | سب آنکہ مل لو ذرا پہر ہم کہاں اور تم کہاں

قصیدۃ التحفہ

یک رمز مجہ اب یاد جو آئی کیا ہی نعت اور پہولونکی | کرتا ہون رقم از نوک قلم خوشبوی معنبر پہولونکی
گلشن مین عجب یکطر جسے گل بو باس جو آئی پہولونکی | گذرا ہی کوئی شاید گلرو بو اُسمین سمائی پہولونکی
اوس گل کی دہن ہی آنے لگی پہولونکی مہک سبحان اللہ | حقتعالی نی تا عرش تلک بو باس جائی پہولونکی
وہ نور خدا گل نور محمد رکہتی تہی جس جا پہ قدم | اوسجا کی تئین بہی بار خدا نے جا بنائی پہولونکی
جس سے ہی گذر کر جاتی تہی وہ شافع محشر ہر دو سرا | دن تین تلک بو آتی تہی جون مشک نمائی پہولونکی
جب چہرہ مبارک پر جو پسینہ خضر کی آجاتا تہا | اوس عطر کی قطرون سی جو ہوئی ہی جگہمین رسائی پہولونکی
ہم کیون نہ درود پڑہتی رہین اس نام کی اوپر صبح و مسا | اسواسطے ہر اک شخص کی تئین بو خوش نظر آئی پہولونکی
پیدایش گل کی پوچہی تو ہی نور محمد سی ساری | مرقد کے اوپر ہر اک نی خواب شاخ لگائی پہولونکی
یہ پہول نورانی خوش رو جانی جسے ہمیشہ تحفہ | جو طرف رسول پاک سے ہی توصیف سنائی پہولونکی

قصیدۂ ثنا

ہین رحمت حق سے فرشتے کھڑے لیے ہاتھون مین آج پھولونکی
اور بہر نثار نبی ہین کھڑین حورین لیے تھالی پھولونکی

گلدستۂ وحدت قد نبی یا خوشتر ڈالی پھولونکی
یا نور مجسم صل علی یا شاخ ہے عالی پھولون کی

وہ نور خدا ہے نور نظر شرمندہ ہون جس سے شمس و قمر
کیا حور و ملایک جن و بشر کیا شاخ نرالی پھولونکی

وہ روح روان عالم ہے اور چشم و چراغ آدم ہے
سانچہ قدرت مین حق نے کم ہے تصویر یہ ڈھالی پھولونکی

وہ فخر دو عالم شاہ رسل وہی باعث ہے ایجاد کل
شرمندہ ہون جس سے سنبل و گل کیا قدر ہے خالی پھولونکی

یون عارض تابان ہین خوشتر اور عرق سے ہے لعلون پہ گہر
جون ہووے چمن مین وقت سحر شبنم سے لالی پھولونکی

سرخی جو لبون پہ نمایان ہے جسے دیکھکے مرجان حیران ہے
بس لعل بدخشان قربان ہے او صدقے ہے لالی پھولونکی

دانتونکی صفائی دیکھین اگر قربان ستارے ہون یکسر
چونا ہو صدف مین جلکر پھر پژمردہ ہو ڈالی پھولونکی

کب نعت نبی ہو مجھ سے بیان یہ شوخی و بے ادبی ہے عیان
گر لاؤن شگفتہ گلشن مین یان خاک خشک سی ڈالی پھولونکی

اس قطعۂ نعت پیمبر سے گلزار ہے صفحہ نظم چمن
گلبرگ ورق ہے رشک ارم اور سطر ہے ڈالی پھولونکی

گلزار ہے مدح پیمبر کا نت تازہ بہار حقیقت سے
ہر شعر شگفتہ گلشن ہے ہر لفظ ہے ڈالی پھولونکی

مداح نبی نت شاد رہے فردوس مین نت آباد رہے
ہو سر پہ سایۂ فضل خدا البشر نہالی پھولونکی ہو

مضمون شگفتہ پھولونکی ہین گلشن نعت محمد مین
گل مصرع مدح سے ثابت ہی اک گوندھی جالی پھولونکی

قصیدۂ نو بنو

ای حاضر و بیٹھے ادب سے رہو جون جھکتی ہے ڈالی پھولون کی
خوش ہو کے نبی پہ درود پڑھو کیا نعت ہے عالی پھولونکی

دستور یہ ہے کر دیتی ہے بو دلکو معطر پھولونکی
خود حضرت کو خوش خوشبو ہے مرغوب تھی اکثر پھولونکی

یہ حکم ہے سونگھی پھولکو جب تب پڑھے صل علی انپر
بو سونگھی اکثر آتی ہے ارواح پیمبر پھولونکی

قبرون پہ ولی و بزرگونکی لوگ اکثر پھول چڑہاتے ہین
یہ عزت ہے اس باعث سے خوشبوی معنبر پھولونکی

یہ اکثر خواہش ہے دلکی بس دیکھے لطف جلوہ گری
ہر شاخ شجر مین دل ہے کہ گلزار مین جا کر پھولونکی

یہ آرزو سے غالب ہے دربار مدینہ مین جا کر
اس روضہ پر چڑہائیے جا آداب سے چادر پھولونکی

ہر گل کو سر پہ چڑہا لیجے آنکھونکو ادب سے لگا لیجے
خوشبو سے ہوتی خوشتر نکی ارواح معطر پھولونکی

کیا حور و ملک کیا جن و پری سب لینگے خوشبو ہوتی ہین
سب باغ مہک جاتا ہے بس اس سے نہ ہی نکہت ہے
ہر اک کی غذائی روح ہوئی خوشبوئی معنبر ہولوگی
جب کوئی کھڑا ہوتا ہے شجر پوشاک پہنکر ہولوگی

قصیدۂ وفا

ہے ہیچ رخ احمد کے قرین رنگ اور صفائی ہولوگی
ہے ماند یہان خجلت کی سبب سب جلوہ نمائی ہولوگی

یاد آیا گل جنت نے بلبل سا ہوا مین نالہ کنان
اے بھائی چمن مین بو مجھکو نہار نہ بھائی ہولوگی

مین مست ہوا اور پڑھنے لگا صلوات رسول اطہر پر
خوشبو جو نسیم سحر نے ہے مجھے گل لا کے سونگھائی ہولوگی

کہتی تھی چمن مین بلبل ہے خسلد رسول اکرم نے
تو قیر بڑہائی پھولونکی توقیر بڑھائی ہولوگی

جس چشم نے دیکھا ایک نظر نرگس کیطرح حیران ہی رہی
پردہ پہ در روضہ کی عجب ہے جلوہ نمائی ہولوگی

تھا عطر سے افزون خوشبو مین جسم شہ تن اطہر کا قوت
بو باس نے جسکی اے یارو بو باس اڑائی ہولوگی

گلکاری فرش روضۂ شہ جو دیکھتا ہے یہ کہتا ہے
رضوان نے لاکر جنت سے چادر ہے بچھائی ہولوگی

خورشید فلک کی آنکھونکو دیدار کی جسکی ہے حسرت
حضرت کی در دولت پہ ہے وہ گنجہ پر طلائی ہولوگی

احباب نے سنکر محفل مین بیساختہ اپنے منہ سے کہا
شاباش وفا تمنے یہ غزل کیا خوب بنائی ہولوگی

قصیدۂ بیدل

جگر پر درد ہے اور چشم پرنم
نہ کوئی یار ہے اپنا نہ ہمدم
زبان پر ہے فغان اور دلمین ہے غم
غریبم یا رسول اللہ غریبم

ندارم در جہان جز تو حبیبم
غریبم یا رسول اللہ غریبم

بہت واعظ و ناصح بنکے آئے
عبث ہین چارہ گر اپنے پرائے
قدح تو بہ سکے بھر بھر کے پلائے
مرض دارم ز عصیان لا دوائے

مگر الطاف تو باشد طبیبم
غریبم یا رسول اللہ غریبم

شکستہ بال و پر بیتاب و نجیب و ر
بتاؤ کب تک ایسا مین رہوں دور
کہاں یہ ہند اور طیبہ وہ پر نور
ز گلزار رخت محروم و مہجور

پریشان زار و نالان عندلیبم
غریبم یا رسول اللہ غریبم

کیے ایسے گنہ کرنے نہ تھے جو
نہین ہے خوف کچھ محشر کا مجھکو
بہت بدکار ہون لیکن یہ سن لو
باین نازم کہ ہستم امت تو

گنہ گارم ولیکن خوش نصیبم
غریبم یا رسول اللہ غریبم

ہے بیدل کی تمنا بعد مردن
لوا ہے حمد ہو جب سایہ افگن
بنے گلزار جنت سیر اسکن
شود تاج محمد بر سر من

غریبم در فراقت بس غریبم
غریبم یا رسول اللہ غریبم

قطعۂ تاریخ تالیف کتاب ہذا از مؤلف

جب کیا حافظ نے یہ طیار باغ
ہاتف غیبی پکارا ہو کے خوش
شعرہا ہے نعت سے تازہ دماغ
لکھدی تاریخ اسکی آداب فراغ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنة کہ مجموعۂ قصائد نعتیہ محمدیہ و قصائد مدحیۂ غوثیہ موسومہ بہ مجموعۂ نجم الضیا عشرۂ اخیر ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۲ ہجریہ کو مطبع محمدی واقع شہر کانپور گرانڈ پریڈ کوٹھی شیخ مقصود علی مین اہتمام عاجز محمد عزیز الرحمن سے مطبوع ہوا